جلد ۵ | اگست ۱۹۶۴ء | شمارہ ۸

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ چندہ ۶ روپے | فی پرچہ ۶۰ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

(آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ

اگست سنہ ۱۹۶۴ء

(ایڈیٹر)

مسعود احمد دہلوی

سالانہ چندہ:- چھ روپے ٭ فی پرچہ:- ساٹھ پیسے

فہرست مضامین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مقامِ ذی شان کی رفعت	ایڈیٹر	۳
عظیم الشان آسمانی بشارات اور کشوف و الہامات	حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام	۱۵
وَمِنَ الشُّئُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ (عربی نظم)	" " "	۲۲
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ (فارسی نظم)	" " "	۲۳
مَیں ہی پسرِ موعود اور موعود جانشین ہوں	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	۲۴
مہتم بالشان خلافتِ ثانیہ	مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے	۳۳
سیدنا محمود کا مقام حضرت خلیفہ اوّلؓ کی نظر میں	مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے	۴۰
بچوں کے صفحات:۔		
خوش نصیبی کی انتہاء	ایڈیٹر	۴۶
مسیحِ پاکؑ کا لختِ جگر (نظم)	درِّثمین	۴۷
اہم مرکزی اعلانات	قائدین مجالس مرکزیہ	۴۸

ناشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ "انصار اللہ"
دارالصدر جنوبی۔ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۵ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ شمارہ ۸

۱۵؍ اگست ۱۹۶۴ء

خلافتِ موعودہ اور اُس کا رفیع الشان موعود خلیفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مقامِ ذی شان کی رفعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب چودھویں صدی کے اوائل میں جب اسلام لم یبق من الاسلام اِلّا اسمہ، ولم یبق من القراٰن اِلّا رسمہ، کا مصداق بن کر انتہائی ضعف کی حالت کو پہنچ گیا اور مغرب کی عیسائی اقوام اور اُن کی آڑ میں عیسائیت کے دنیا بھر میں غالب آجانے سے اُس کے یکسر کالعدم ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دی ہوئی بشارت کے عین مطابق حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ آپ اسلام کو از سرِ نو زندہ کر کے اپنی خداداد قوتِ قدسیہ اور عظیم الشان تجدیدی کام کے ذریعہ اسے رُوئے زمین پر غالب کرنے کی ایک ایسی مستحکم بنیاد قائم کر دکھائیں کہ جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں آگے ہی آگے بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے۔ آپ نے اپنا یہ مفوّضہ کام ایک دردمند اور فدائی اسلام جماعت کے قیام، ادیانِ باطلہ کی تردید اور اسلام کی صداقت پر مشتمل عظیم الشان لٹریچر کی اشاعت، اور تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے پیہم ظہور کی شکل میں اس قدر مہتم بالشان طریق پر ادا فرمایا اور اسلام کو اِس طور پر سربلند کر دکھایا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اُٹھے اور سب کو ہی یہ محسوس ہونے لگا کہ فی الحقیقت اسلام ایک عظیم الشان صداقت اور ناقابلِ تسخیر طاقت کا حامل ہے، اِس کا کالعدم ہونا تو کجا یہ ایک دفعہ پھر دنیا میں غالب آکر رہے گا۔

جب احیاء و غلبۂ اسلام کا یہ عظیم الشان کارنامہ جو تخم ریزی کے طور پر تھا آپ انجام دے چکے اور

منشائے ایزدی کے ماتحت آپ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنی جماعت کو اپنے بعد قدرتِ ثانیہ کی شکل میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام اور اُس کے قیامت تک جاری رہنے کی بشارت دی۔ آپ نے فرمایا میرے ہاتھوں جس پودے کی تخم ریزی ہوئی ہے خلافت کے ذریعہ وہ پودا بڑھیگا اور پھلے پھُولے گا کوئی اسے بڑھنے اور پھلنے پھُولنے سے روک نہیں سکے گا، وہ بڑھتا اور پھلتا پھُولتا ہی چلا جائے گا، یہاں تک کہ میرے قائم کردہ سلسلہ کے ذریعہ اسلام پُوری دنیا میں غالب آکر اِس دنیا کو حقیقی امن و سلامتی اور صلح و آشتی سے ہمکنار کردے گا۔ اُس وقت دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام، ایک ہی رسول ہوگا یعنی **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید کی بے مثال و لازوال شریعت۔ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی دی ہوئی اِس عظیم الشان بشارت کے مطابق آج رُوئے زمین پر صرف جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جسے خدا تعالیٰ نے خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور وہ اِس نعمت کے طفیل ایک ہاتھ پر جمع اور بنیانِ مرصوص کی طرح متحد ہو کر اشاعت و غلبہ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہے اور کمالِ درجہ تندہی اور جانفشانی سے دنیا بھر میں اِس فریضہ کو منظم طور پر بجا لانے میں ایک نمایاں امتیاز اور منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اِس نمایاں امتیاز اور منفرد حیثیت میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ رُوئے زمین پر وہی اور صرف وہی ایک جماعت ہے جس کے سرفروش مجاہدینِ اسلام دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا عَلَم بلند کئے ہوئے ہیں اور ہر رنگ و نسل کی قوموں کو اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو یہ نمایاں امتیاز اور منفرد حیثیت نظامِ خلافت کی عظیم الشان برکات کے طفیل ہی ملی ہے اور آئندہ بھی اس کے لئے جو ترقیات مقدر ہیں وہ اِسی آسمانی نظام کے طفیل اسے ملیں گی اور قیامت تک ملتی چلی جائیں گی۔ پس نظامِ خلافت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کی قدر کرنا اور نسلاً بعد نسلٍ اُس کے ساتھ وابستہ رہنے کا عہد باندھتے اور اس عہد کو پُورا کرتے چلے جانا ہماری ایک نہایت اہم اور سب سے مقدم ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازنے کے علاوہ اِسی تعلق میں اُس پر ایک اور عظیم الشان احسان فرمایا اور وہ یہ کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی کہ خود آپ ہی کی نسل اور ذریت میں سے ایک ایسا صاحبِ عظمت شخص منصبِ خلافت پر فائز ہو کر آپ کا جانشین ہوگا جو آپ کی برکات کے نور کو دوبارہ دنیا میں پھیلائے گا۔ یہ بشارت اِس امر کی آئینہ دار تھی کہ وہ خلیفہ ہی نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوگا اور اِس حیثیت سے بھی اسے ایک خاص اور امتیازی شان حاصل ہوگی۔ اِس موعود

خلیفہ کی تعیین کے سلسلہ میں آپؑ نے واضح فرمایا کہ وہی پسر موعود جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان ہوگا، جو فضل اور احسان کا نشان ہوگا، جو فتح اور ظفر کی کلید ہوگا، جو صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، جو اپنے مسیحی نفس سے لوگوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا، جو روح الحق کی برکت اپنے ساتھ رکھتا ہوگا، جو کلمۃ اللہ ہوگا اور کلمہ تمجید سے بھیجا جائے گا، جو سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہوگا، جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، جو تین کو چار کرنے والا ہوگا، جو فرزند دلبند گرامی ارجمند ہوگا، جو مظہر الاول والآخر اور مظہر الحق والعلاء ہوگا، جس کا آنا کان اللہ نزل من السماء کا مصداق ہوگا، جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا، جو نور ہوگا اور سراپا نور، جو رضائے الٰہی کے عطر سے ممسوح ہوگا، جس میں خدا اپنی روح ڈالے گا یعنی جو وحیٔ الٰہی کا مورد ہوگا، جس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا، جو جلد جلد بڑھے گا، جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا، جس سے قومیں برکت حاصل کریں گی، جس کا نفسی نقطہ آسمان ہوگا، جو فخر رسل ہوگا، جس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام جہان میں پھیلیں گی، جو عالم کباب ہوگا یعنی جس کے زمانہ میں بڑی بڑی جنگیں ہوں گی، جو اولوالعزم ہوگا، جو روح القدس کی برکات کا حامل ہوگا، جو حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا اور جس کے ذریعہ سے خود مسیح موعود کی برکتیں دوبارہ دنیا میں ظاہر ہوں گی —— وہی پسر موعود اپنی ان عظیم الشان صفات کے ساتھ موعود خلیفہ بھی ہوگا۔

چنانچہ سبز اشتہار میں آپؑ نے یہ واضح فرمایا کہ انزالِ رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے دو عظیم الشان طریقے ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولتا ہے۔ دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ائمہ اولیاء اور خلفاء کا نزول ہے جن کی اقتداء سے لوگ راہِ راست پر قائم ہو کر اور جن کے نمونے پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاتے ہیں۔ انزال رحمت کے یہ دو طریق واضح کرنے کے بعد آپ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا کہ میری اولاد کے ذریعہ سے انزالِ رحمت کے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ انزالِ رحمت کی پہلی شق بشیر اول کے آنے اور وفات پانے سے اس طرح ظاہر ہوئی کہ صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھلے۔ اب انزالِ رحمت کی دوسری شق کی تکمیل کے لئے جس کی رو سے کسی ولی اللہ، امام اور خلیفہ کا ظہور مقدر ہے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جس کا نام محمود ہوگا اور یہ وہی پسر موعود ہوگا جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے بموجب اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ سبز اشتہار کا یہ حصہ جس میں آپ نے انزالِ رحمت کے دو طریق واضح فرما کر پسر موعود کے قریب مستقبل میں پیدا ہونے کی بشارت کا ذکر کیا ہے صاف اس امر پر دال ہے کہ پسر موعود مصلح موعود ہونے کے علاوہ موعود خلیفہ بھی ہوگا کیونکہ اس کا آنا انزالِ رحمت کی دوسری شق کے ماتحت ہے

جس کی رُو سے خدا تعالیٰ کسی امام یا خلیفہ کو دنیا میں بھیجتا ہے تاکہ لوگ اُس کی اقتداء سے راہِ راست پر آئیں اور اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات یافتہ ٹھہریں۔ پھر آپ کو مصلح موعود کے متعلق ایک کشف میں یہ نظارہ دکھایا گیا کہ مسجد کی دیوار پر پسر موعود کا نام "محمود" لکھا ہوا ہے۔ اس کا بھی یہی مطلب تھا کہ پسرِ موعود جماعت کا امام اور خلیفہ ہوگا کیونکہ رؤیا میں مسجد دیکھنے کی تعبیر جماعت ہی ہوتی ہے۔ آپ نے بعد ازاں "تریاق القلوب" میں اس کشف کو شائع کر کے اپنے فرزندوں میں سے سب سے بڑے فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اس کشف کا مصداق قرار دیا۔ اسی طرح آپ نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی 'یتزوج ویولد لہ' کا مطلب بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ اس سے یہی مراد ہے کہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ایک ایسا شخص ہوگا جو اس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کو لیگا آپ نے یہ بھی لکھا کہ خود میری پیشگوئیوں میں بھی ایسے فرزند کی ولادت کا ذکر آ چکا ہے جو میرا جانشین ہوگا۔ جانشین سے مراد یہی ہے کہ پسرِ موعود مصلح موعود ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت کا امام اور خلیفہ بھی ہوگا۔

آپ کے کشوف و الہامات اور ان جملہ تحریرات میں خلافت کے عمومی وعدہ کے علاوہ خاص طور پر مصلح موعود کے لازماً خلیفہ بننے کی بشارت دی گئی ہے۔ لہٰذا اس امر میں قطعاً کسی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ مصلح موعود اپنی عظیم الشان موعودہ صفات کے ساتھ موعود خلیفہ بھی ہے اور اپنی ذات میں دو شانوں کا حامل ہے اور یہ دونوں شانیں اپنی اپنی جگہ اُس کی عظمت اور خاص امتیازی نشان پر دلالت کرتی ہیں۔ پس جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ خاص فخر کا مقام ہے کہ ایک طرف اسے خلافت کے قیام اور اُس کے تاقیامت اجراء کے عمومی وعدہ سے نوازا گیا اور دوسری طرف اسے ایک عظیم الشان موعود خلیفہ کے ظہور کی بشارت دی گئی جو اُس موعود خلیفہ کو اپنے مرتبہ و مقام کے لحاظ سے دوسرے خلفاء سے ممتاز کرنے والی ہے۔

یہ امر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں نظامِ خلافت کے قیام سے متعلق آسمانی بشارتوں کے یہ دونوں پہلو نہایت شان کے ساتھ پورے ہو کر احمدیت کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنے۔ جہاں حکیم الامت حاجی الحرمین حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اوّل منتخب ہونے سے قیامِ خلافت کا عمومی وعدہ پورا ہوا اور جو حسبِ وعدۂ الٰہی قیامت تک پورا ہوتا چلا جائے گا وہاں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منصبِ خلافت پر فائز ہونے سے موعود خلیفہ کے ظہور کا وعدہ بھی بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا اور اپنی جملہ تفصیلات کے ساتھ گزشتہ پچاس سال سے برابر پورا ہوتا چلا آ رہا ہے اور جس کے نتیجہ میں

ہم دنیا بھر میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان روحانی انقلاب ہے جس کے ہم ہی نہیں ایک زمانہ قائل و معترف ہے۔

جہاں تک خلافت کے عمومی وعدے کا تعلق ہے اِس وعدہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں ظاہر ہونیوالے تمام خلفاء جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخابِ خلافت کے وقت سے لیکر قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے عمومی وعدۂ خلافت کے موجب ایک رنگ میں موعود خلفاء ہی ہیں اور ہوں گے اور بلا استثناء اُن سب کی اطاعت یکساں طور پر واجب ہے اور آئندہ بھی ہوگی۔ ان کی اطاعت سے سرِمُو انحراف یا اُس میں امتیاز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اطاعت کے لحاظ سے تمام دوسرے خلفاء کے ساتھ یکساں حیثیت رکھنے کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مرتبہ و مقام اور شان و احتشام کے لحاظ سے ایک امتیاز حاصل ہے اور وہ امتیاز آپ کی ذات کے ساتھ ہی خاص ہے۔ وہ امتیاز یہ ہے کہ آپ ایک خاص رنگ میں موعود خلیفہ ہیں یعنی آپ وہ خاص خلیفہ ہیں جن کے ظہور کی خلافت کے عمومی وعدہ سے علاوہ شخصی طور پر بشارت دی گئی تھی۔ اِس پر مستزاد یہ کہ آپ پسرِ موعود کی حیثیت میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق بھی ہیں اور اپنی اِس حیثیت میں" آپ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے بعد اُن نوادر شخصیات میں سے ہیں جن کی زندگی کے سارے پروگراموں، محیرّ العقول کارناموں، پاکیزہ سیرت اور ہمہ گیر اوصاف کی تفصیلات سے خود ربّ العالمین نے عرشِ عظیم سے اپنی مقدس وحی اور الہامات کے ذریعہ معمورۂ عالم کو آگاہی بخشی۔ آپ کے روشن کارنامے اور آپ کی پاکیزہ سوانحِ حیات تاریخِ عالم کا ایک نہایت شاندار اور مستقل حصہ ہیں۔ اور جس طرح آپ کی پاکیزہ اور اولوالعزمانہ قابلِ تقلید زندگی موجودہ مومنین صادقین کے لئے مشعلِ ہدایت اور موجبِ ازدیادِ ایمان ہے اِسی طرح یہ آنے والی نسلوں میں عظیم الشان قوتِ عمل پیدا کرتی رہے گی۔"
(الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

اِن امتیازی خصائص، عظیم الشان صفات اور محیرّ العقول کارناموں کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روحانی مقام اور عظمت و جلالتِ شان خلافتِ احمدیہ کے عمومی وعدہ کے تحت ظاہر ہونیوالے خلفاء سے بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کے مقام کی رفعت اور امتیازی حیثیت اِس سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ آپ کو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا اور آپ کے حق میں كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فرماکر آپ کے آنے کو استعارہ کے رنگ میں خود اپنا آنا ٹھہرایا۔ یہ دو امر ہی اِتنے عظیم الشان ہیں کہ ان سے آپکے مقام کی رفعت ظاہر و باہر ہے اور وہ یہی ہے کہ اگرچہ آپ مامور نہیں لیکن آپ کا مقام ماموریت کے مقام سے بہت زیادہ قریب ہے یعنی آپ کا مقام ماموریت اور خلافت کے مابین ہوتے ہوئے ماموریت سے نیچے اور عمومی خلافت سے بہرحال اُوپر ہے۔ یہ ہمارا قیاس نہیں بلکہ ایک واضح حقیقت اور بیّن صداقت

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو آپ کے اس مقام سے آگاہ کرنے کے لئے جماعت کے متعدد اصحاب پر رؤیا و کشوف کے ذریعہ اس کا انکشاف فرمایا۔ چنانچہ مثال کے طور پر ذیل میں ہم جماعت کے دو مقتدر بزرگوں میں سے ایک بزرگ کا کشف جو انہوں نے عین عالم بیداری میں دیکھا اور ایک بزرگ کا خواب درج کرتے ہیں۔

محترم جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر مرحوم ہوم سیکرٹری حیدر آباد اسٹیٹ مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ قیام خلافتِ ثانیہ کے اوائل میں وہ اس گمان میں مبتلا ہو گئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی نوعمری کے باعث خلافت کی عظیم ذمہ داری کو نبھا نہ سکیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ ابتداءً وہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف مائل تھے اور مسئلہ نبوت کے بارہ میں بھی کسی حد تک انہیں ہی حق پر سمجھتے تھے لیکن تھے ابھی گومگو کی حالت میں اور کوئی فیصلہ نہ کر پاتے تھے۔ وہ اپنے شکوک رفع کرنے کی غرض سے ۱۹۱۶ء میں قادیان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے طویل ملاقات کی لیکن شکوک رفع نہ ہوسکے اور تذبذب کی حالت قائم رہی۔ انہی دنوں ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نماز مغرب پڑھانے کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے، بعض احباب حضور کے ہاتھ پاؤں دبا رہے تھے۔ نواب صاحب حضور کے سامنے فاصلہ پر بیٹھے بغور حضور کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عین بیداری کی حالت میں انہوں نے ایک نظارہ دیکھا۔ دفعتہً کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے پیچھے نمودار ہوئے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں سما گئے ہیں۔ اس وقت انہیں یوں محسوس ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی مجلس میں جلوہ افروز ہیں۔ اس کشفی نظارہ کا دیکھنا تھا کہ طرفۃ العین میں ان کے سب شکوک جاتے رہے اور دل اس یقین سے بھر گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر ہیں اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی برکتوں کو دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے ہی آپ کو خلافت کا منصب عطا فرمایا ہے خود محترم نواب صاحب مرحوم اس کشفی نظارہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:-

"بعد ازاں اسی دن شام کو جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مبارک کی چھت پر بعد نماز مغرب امامت کے مصلے پر ہم لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے تھے اور کئی لوگ حضور کے ہاتھ اور پاؤں داب رہے تھے میں آپ کے سامنے کچھ فاصلہ پر خاموش بیٹھا رہا۔ آپ بھی آنکھیں نیچے کئے ہوئے خاموش بیٹھے رہے۔ میں کھلی آنکھوں سے سامنے بیٹھا ہوا آپ کو دیکھ رہا تھا۔ نہ میں نے کوئی مراقبہ کیا تھا نہ گردن جھکائی تھی کہ دفعتہً میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی پشت پر نمودار ہوئے اور میرے دیکھتے دیکھتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اندر اس طرح سما گئے جس طرح کوئی ہتھیار

اپنے نیام میں سماجاتا ہے۔ جس وقت میں نے یہ نظارہ دیکھا اُس وقت میں اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بالکل نو عمر ہیں، ابھی علم و تجربہ، ذاتی وجاہت اور وقار بھی اتنا حاصل نہیں ہوا ہے جو خلافت جیسے اہم ترین مقام کے لئے موزوں ہو، جماعت کا کام اور احمدیت کی اشاعت اور تبلیغ بڑا اہم اور مشکل کام ہے اور تجربہ کار لوگ آپ سے علیحدہ ہو چکے ہیں، یہ اتنا بڑا کام آپ کیونکر سنبھال سکیں گے۔ غالباً میرے اِس تفکر اور اندیشہ کے جواب میں وہ نظارہ مجھے دکھایا گیا اور اس نظارہ کے ذریعہ سے میرے دل میں یہ اذعان پیدا کیا گیا کہ گویا اپنی جماعت کا کام خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی انجام دے رہے ہیں اگرچہ بظاہر کاروبار کی باگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ہاتھوں میں ہے۔"

(الفضل خلافت جوبلی نمبر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۴۰)

دوسرا کشف یا خواب حیدر آباد دکن کے حضرت مولانا محمد سعید صاحب مرحومؓ کا ہے جو انہوں نے خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں دیکھا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں جب خدائی انکشاف کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باذن اللہ مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اُس سے پہلے حضرت مولانا محمد سعید صاحبؓ وفات پا چکے تھے تاہم مکرم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کر کے حضور کو اُن کے کشف یا خواب سے اطلاع دی۔ انہوں نے لکھا۔

"حضرت مولانا محمد سعید صاحب آج اگر اِس دنیا میں ہوتے تو وجد کرتے۔ یقیناً قبر میں اب اُن کی رُوح وجد کر رہی ہوگی۔ حضور والا کو غالباً مجھ سے زیادہ ان کا خواب یا کشف معلوم ہے جس میں انہوں نے زمانہ خلافتِ اوّل میں یہ دیکھا تھا کہ حضور ایک بلند مینار پر چڑھ رہے ہیں جس پر صالحین، شہداء، صدیقین و نبیین کے مدارج و مقامات مقرر ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ اور خود حضرت مولوی صاحب مرحومؓ صدیقیت کے مقام پر جا کر جم گئے مگر حضور اس بلند مینار پر بجد و جہد جس طرح چڑھ رہے ہیں اردگرد کے مخلصین گلاب کے پھول آپ پر بکثرت نچھاور کر رہے ہیں۔ آخر میں دیکھا کہ آپ کے چہرہ مبارک سے پسینے کا تقاطر ہو رہا ہے مولوی صاحب نے پسینے کے قطرے لے ایک شیشی میں جمع کر کے سونگھے تو گلاب کی باکوئی اور خوشبو آئی۔ بالآخر حضور صدیقیت سے اُوپر نبوت و صدیقیت کے مقام کے درمیان یا نبوت کے پرتَو کے نیچے پہنچ گئے۔ حضرت مرحوم کو اِس کشف یا خواب کے بعد حضور کے بلند مراتب اور مقامِ محمود کا اِس قدر یقین تھا کہ جماعت کو اور اپنے اہل بیت کو بار بار یہ کہتے تھے کہ جب تک فضلِ عمر کی دعائیں شاملِ حال

نہ ہوں بیڑا پار نہیں ہو سکتا"۔ (الفضل ۲۷ فروری ۱۹۴۴ء)

جماعت کی دو مقتدر اور بزرگ ہستیوں کے یہ رؤیا و کشوف جو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم نے یہاں درج کئے ہیں اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بیک وقت مصلح موعود اور موعود خلیفہ ہونے کی وجہ سے ایک خاص اور امتیازی شان کے حامل ہیں اور ان دو رفیع الشان درجات کے آپ کی ذاتِ والاصفات میں جمع ہونے سے آپ کو عند اللہ جو مقام حاصل ہے وہ خلافتِ احمدیہ کے عمومی وعدہ کے تحت منصبِ خلافت پر متمکن ہونے والے دوسرے موعود خلفاء سے آپ کو ایک نمایاں امتیاز بخشنے والا ہے اور وہ مقام ماموریت کے پرتو کے نیچے خلافت کے مقام سے بالا ہے۔

پھر یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اس رفیع الشان مقام کا عرفان بعض صحابۂ مسیح موعودؑ اور دیگر مقتدر ہستیوں کو تو رؤیا و کشوف کے ذریعہ دے دیتا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مقام اور شانِ خلافت سے آگاہ نہ ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے خود آپ پر آپ کے مقام کی یہ رفعت ظاہر فرمائی اور آپ کو اپنے اس مقام کا دنیا کے سامنے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ نے متعدد مواقع پر اذنِ الٰہی کے ماتحت اپنے اس مقام اور اس کی رفعت کو علی الاعلان دنیا پر ظاہر فرمایا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں مجلس مشاورت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے صاف اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا کہ مَیں صرف خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں اور اس حیثیت سے میرا مقام عام خلافت سے بالا ہوتے ہوئے ماموریت اور خلافت کے درمیان ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

(۱) "اس وقت ہماری جماعت کے لئے تو خلافت کا ہی سوال نہیں دو اور سوال بھی ہیں، ایک قربِ زمانۂ نبوّت کا سوال اور دوسرا موعود خلافت کا سوال۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو ہر خلیفہ کے ماننے والے کو نہیں مل سکتیں۔ آج سے دو سو سال بعد بیعت کرنے والوں کو یہ باتیں حاصل نہیں ہو سکیں گی۔ اُس زمانے کے عوام تو الگ رہے خلفاء بھی اس بات کے محتاج ہونگے کہ ہمارے قول، ہمارے عمل اور ہمارے ارشاد سے ہدایت حاصل کریں۔ ہماری بات تو الگ رہی وہ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ آپ لوگوں کے قول، آپ لوگوں کے عمل، اور آپ لوگوں کے ارشاد سے ہدایت حاصل کریں۔ وہ خلفاء ہوں گے مگر کہیں گے زید نے فلاں خلافت کے زمانہ میں یوں کہا تھا ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ پس یہ صرف خلافت اور نظام کا ہی سوال نہیں بلکہ ایسا سوال ہے جو مذہب کا سوال ہے۔ پھر صرف خلافت کا سوال نہیں بلکہ ایسی

خلافت کا سوال ہے جو موعود خلافت ہے، الہام اور وحی سے قائم ہونے والی خلافت کا سوال ہے۔ ایک خلافت تو یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ لوگوں سے خلیفہ منتخب کراتا ہے اور پھرا سے قبول کر لیتا ہے۔ مگر یہ ویسی خلافت نہیں یعنی مَیں اِس لئے ہی خلیفہ نہیں ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اِس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ مَیں خلیفہ ہوں گا۔ پس مَیں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ مَیں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۷-۱۸)

اِس تعلق میں یہ امر خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان ۱۹۳۶ء میں فرمایا جبکہ ابھی آپ پر براہِ راست خدا کی طرف سے یہ انکشاف نہیں ہوا تھا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ خدائی الہامات کی رُو سے آپ کا موعود خلیفہ ہونا ہی اپنی ذات میں ایسے رفیع الشان مقام پر دلالت کرتا ہے کہ جو عام خلافت سے بالا ہوتے ہوئے ماموریت کے پرتو کے نیچے ایک بلند تر مقام ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انکشاف بھی ہو گیا کہ مصلح موعود کی عظمتِ شان کے بھی آپ ہی حامل ہیں اور آپ ہی مصلح موعود ہیں، تو پھر آپ کے مقام کا عمومی خلافت کے مقام سے ہر طور بلند ہونا اور بھی زیادہ اظہر من الشمس ہو گیا اور اِس بارہ میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔

اِس کے بھی ایک سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبۂ جمعہ میں احبابِ جماعت کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ آپ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ خدائی الہامات کے بموجب موعود خلیفہ ہیں انہیں باور کرایا کہ ایسے موعود خلیفہ کی اطاعت کا انہیں عند اللہ زیادہ ثواب ملے گا اور اِس بناء پر وہ غیر معمولی رنگ میں خدائی تائید و نصرت سے نوازے جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا:-

(۲) "یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے مَیں انسانوں پر انحصار نہیں کر سکتا۔

اور تم بھی یہ نصرت اس طرح حاصل کر سکتے ہو کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کا ثواب نہیں بلکہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب تمہیں ملیگا۔ اور اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو تو مشکلات کے بادل اُڑ جائیں گے، تمہارے دشمن زیر ہو جائینگے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ راگست ۱۹۳۷ء مطبوعہ الفضل ۴ ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

اسی خطبہ میں آپ نے اپنے مقام کی رفعت ظاہر کرتے ہوئے یہ بھی واضح فرمایا کہ آپ نے اپنا یہ مقام خود اپنی مرضی سے نہیں بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کے اِذن اور حکم کے ماتحت ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

(۱۳) "اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اُٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوّت کے قدموں پر اور اس کی جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جُوا اپنی گردن سے اُتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جُوا اُتارتا ہے، اور جو اُن کا جُوا اُتارتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جُوا اُتارتا ہے، اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جُوا اُتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جُوا اُتارتا ہے۔ میں بے شک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ مجھے جو بات کہنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے میں اُسے چُھپا نہیں سکتا۔" (الفضل ۴ ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، ولادت سے بھی قبل دی ہوئی آسمانی بشارات، خدائی حکم کے ماتحت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے واضح اعلانات اور متعدد بزرگانِ سلسلہ کے تائیدی رؤیا و کشوف سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے اور اِس پر بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ایک ایک فرد کا ایمان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مصلحِ موعود اور موعود خلیفہ ہونے کی ہر دو حیثیتوں کے اعتبار سے عند اللہ روحانی طور پر بہت بلند مقام پر فائز ہیں اور خلافتِ احمدیہ کے عمومی وعدہ کے تحت منصبِ خلافت پر فائز ہونے والے دیگر خلفاء کے بالمقابل آپکو ایک نہیں کئی نمایاں اور خصوصی امتیازات حاصل ہیں اِسی لئے اُن کے مرتبہ و مقام سے آپ کا مرتبہ و مقام زیادہ

بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ ایسے صاحبِ مرتبت اور مقدس و بابرکت وجود روز روز دُنیا میں نہیں آتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایسے عالی مقام اور رفیع الشان موعود خلیفہ کے پَیرو ہونے کی حیثیت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم خود اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں اور اپنے قول و فعل کو اُس کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا موعود خلیفہ ہونا حضور کے بلند مرتبہ و مقام پر دلالت کرتا ہے وہاں (جیسا کہ ۱۹۳۶ء کی مجلسِ مشاورت کی محولہ بالا تقریر میں حضور نے خود فرمایا ہے) اِس سے حضور کے پَیرو ہونے کی حیثیت میں ہمارے اپنے مقام کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ آنے والے خلفاء اور اُن کے پَیرو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات کو ہی نہیں بلکہ حضور کے متبعین کے قول و فعل کو بھی سند قرار دیکر اس کی پَیروی کریں گے۔ اِس لحاظ سے اگر ہم دیکھیں اور سمجھیں تو ہمارا مقام ہی بڑا نہیں ہے بلکہ ہماری ذمہ داری اس سے بھی زیادہ بڑی اور عظیم ہے۔ وہ ذمہ داری یہی ہے کہ ہم حضور کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بناتے ہوئے اپنے قول اور اپنے فعل کو ایسا بنائیں کہ وہ فی الحقیقت آنے والی نسلوں کے لئے مثال اور نمونے کا کام دے سکے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو آنے والی نسلیں ہم پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کریں گی اور اگر خدانخواستہ ہم نے لغزش کھائی تو پھر ہم خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لیکر راندۂ درگاہ تو ہوں گے ہی آنے والی نسلیں بھی ہم پر نفرین بھیجیں گی کہ انہوں نے ایسے عالی مقام اور رفیع الشان موعود خلیفہ کا عہد پایا لیکن افسوس اس کی قدر نہ کی اور نافرمانی کے مرتکب ہو کر خدا کی جناب سے دھتکار دیئے گئے۔

اِس میں شک نہیں کہ اطاعت تمام خلفاء کی یکساں فرض ہے اور اُس میں تفریق و امتیاز کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا لیکن اِس میں بھی شک نہیں ہے کہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب بہرحال زیادہ ہے اور اس کی نافرمانی زیادہ گرفت اور سزا کا مستوجب بنانے والی ہے۔ اِسی لئے ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء کے محولہ بالا خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ اگر تم اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ گے تو تمہیں خلیفہ کی اطاعت کا نہیں موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب ملے گا، غیر معمولی تائید و نصرت سے تم نوازے جاؤ گے، فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے۔ پس ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عظمت و جلالتِ شان کو ہر آن ملحوظ رکھیں، حضور کے وجودِ باجود کی دل و جان سے قدر کریں اور پھر حضور کے پیرو ہونے کی حیثیت میں خود اپنے مقام کو بھی پہچانتے ہوئے حضور کے ہر حکم کو بجا لائیں اور اطاعت و فرمانبرداری میں وہ

مقام حاصل کریں کہ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، ہمارا کھڑا ہونا اور چلنا، ہمارا بولنا اور خاموش ہونا حضور کے ارشادات و فرمودات اور اشاروں کے ماتحت ہو۔

کامل اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ دوسری اہم ذمہ داری جو اِس ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہے وہ اتحاد و یگانگت ہے کیونکہ حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۳۶ء کی مجلسِ مشاورت میں جب موعود خلیفہ ہونے کی حیثیت میں اپنے مقام اور مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو اُن کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی تو اطاعت کے ساتھ ساتھ باہمی اتحاد و یگانگت پر بھی بہت زور دیا تھا اور فرمایا تھا کہ صرف نظام کا اتحاد ہی کافی نہیں ہے بلکہ جماعت کا متحد الخیال ہونا بھی ضروری ہے۔ ہم حضور کی اِس نصیحت پر ہی اپنے اِس مقالہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ موقع (یعنی موعود خلیفہ کا بابرکت و مقدس زمانہ) ایسا نہیں ہے کہ جماعت اسے اکارت جانے دے اور پھر بھی خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے اِسی طرح یہ بات بھی درست ہے کہ موعود خلیفے بھی روز روز نہیں آتے۔ ... پس ضرورت ہے اِس بات کی کہ جماعت **متحد الخیال** ہو کہ خلیفہ کو اپنا ایسا استاد سمجھے کہ جو بھی سبق وہ دے اُسے یاد کرنا اور اس کے لفظ لفظ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ اتحادِ خیالات کے ساتھ قومیں بہت بڑی طاقت حاصل کر لیا کرتی ہیں ورنہ نظام کا اتحاد بھی فائدہ نہیں دیتا جب تک اتحادِ خیالات نہ ہو۔ پس جب تک اتحادِ خیالات پیدا کرنے کی ہم کوشش نہیں کرتے وہ نتائج نہیں دیکھ سکتے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے مقدر ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۹)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رفیع الشان مرتبہ و مقام کو ہر آن ملحوظ رکھنے، حضور کے وجودِ باجود کی دل و جان سے قدر کرنے اور جماعتی لحاظ سے پوری طرح متحد الخیال ہو کر حضور کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا شعار بنانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم آنے والی نسلوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ پیش کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ آمین یا ربّ العالمین +

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بلند مرتبہ و مقام کے متعلق

عظیم الشان آسمانی بشارات اور کشوف و الہامات

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان صفات والے فرزند کی بشارت دی اور بذریعہ کشوف و الہامات اس کے محیّر العقول کارناموں سے بھی آگاہ فرمایا نیز یہ اطلاع بھی بخشی کہ یہ پسرِ موعود ہی مصلح موعود اور موعود خلیفہ ہوگا اور اپنی ان ہر دو حیثیتوں میں عنداللہ بہت رفیع الشان اور بلند مرتبہ کا حامل ہوگا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے متعدد اشتہارات اور تصانیف میں اپنے فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ان جملہ بشارتوں اور الہامات کا مصداق ٹھہرایا اور پھر بعد کے واقعات نے ایک ایک آسمانی بشارت، کشف اور الہام کو آپ کے وجود میں عملاً پورا ہوتا بھی کر دکھایا۔ یہ سب آسمانی بشارات جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی امتیازی شان اور بہت بلند مرتبہ و مقام کی آئینہ دار ہیں ترتیب وار ذیل میں شائع کی جارہی ہیں۔ (ادارہ)

مصلح موعود کی بشارت اور اُس کے الہامی الفاظ

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اَے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں، اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں، اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو، اور تا حق اپنی تمام

برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے، اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں، اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاوّل والآخر مظهر الحق والعلاء كأنّ الله نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت

(۱) "اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و افضل و اتم ہے۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) "اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی

برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی رُوح ہی دُعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دُعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۳) "صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔" (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

ولادتِ مصلح موعُود کی میعاد

(۱) "ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ نہیں، پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"
(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔ سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہوگیا اور فوت بھی ہوگیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مصلح موعود کا الہامی نام

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مصلح موعود کی ولادتِ باسعادت، بچپن اور جوانی

(۱) "خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام

محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔"
(اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء الموسوم بہ "تکمیل تبلیغ")

(۲) "سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اُس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ کے اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اُس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔" (تریاق القلوب صہ ۴۲ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳) "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم کئے گئے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر صہ ۳۴ مطبوعہ مئی ۱۸۹۷ء)

(۴) "میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ بشارت ہے ——— دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں ——— یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۳۶ مطبوعہ مئی ۱۹۰۷ء)

مصلح موعود روح القدس کی برکات کا حامل اور خدا کا محبوب ہوگا

(۱) "خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی

نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں رُوح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶)

(۲) "بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا ۞ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا ۞ دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی"

(آمین مطبوعہ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۳) "پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے اور ایک لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۰)

مصلح موعود کو مثیلِ مسیح کا مرتبہ حاصل ہوگا

(۱) "اگر ظاہر پر ہی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری عالتِ موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں (مثلاً مسیح موعود کے دمشق میں نزول کی حدیث۔ ناقل) محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ ان پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیلِ مسیح کا مرتبہ رکھتا ہوگا...... اُس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۴۱۸)

(۲) "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السّماء۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

مصلح موعود مسیح موعود کا جانشین اور موعود خلیفہ ہوگا

(۱) "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر

اُس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور مَیں نے مسجد کی دیوار پر اُس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود"۔
تب مَیں نے اِس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی
تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

(یاد رہے خواب میں مسجد دیکھنے کی تعبیر جماعت ہوتی ہے۔ اِس خواب کا صاف مطلب یہ ہے کہ مصلح موعود جماعت کا امام اور خلیفہ ہوگا۔ ناقل)

(۳) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتزوّج و یولد لہٗ کے مقدس الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا ذکر کرنے کے بعد اِس حدیث کی تشریح میں فرمایا :۔

"فَفِیْ ھٰذَا اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْہِ وَلَدًا صَالِحًا یُشَابِہُ اَبَاہُ
وَلَا یَأْبَاہُ وَیَکُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ حاشیہ)

(یعنی اِس حدیث میں اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود کو ایک فرزند صالح عطا فرمائے گا اور یہ فرزند صالح اپنے باپ مسیح موعود سے صورت و سیرۃ میں مشابہ ہوگا اور اس کا منکر نہیں ہوگا بلکہ خدا سے عزت یافتہ بندوں میں سے ہوگا۔)

(۳) اور حقیقۃ الوحی میں اِسی حدیث کی تشریح بیان کرتے ہوئے بتایا کہ صورت و سیرۃ میں مشابہ ہونے اور خدا سے عزت یافتہ ہونے سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ فرمایا :۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اُس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آ چکی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

(۴) "خدا تعالیٰ کے انزالِ رحمت اور روحانی رحمت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں :۔
(۱) اوّل یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ

قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ یعنی ہمارا یہی قانونِ قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں اُنہی پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور اُن کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔

سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اوّل اُس نے قسم اوّل کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کا شفیع ٹھہر گیا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں اُن کو پہنچا گیا.... دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی (یعنی ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء۔ ناقل) اس کی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا یخلق اللہ ما یشاء۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء حاشیہ)

خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو

جب بشیر اوّل کی وفات کے بعد بعض لوگوں پر ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے بلا توقف پیدا ہونے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

عربی منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَمِنَ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

(نیکوں کی دشمنی منجملہ زہروں کے بدتر زہر ہے)

يَا لَاعِنِيْ اِنَّ الْمُهَيْمِنَ يَنْظُرُ　　خَفْ قَهْرَ رَبٍّ قَادِرٍ مَوْلَائِيْ

اے مجھ پر لعنت کرنے والے غالب خدا دیکھتا ہے　　میرے مولیٰ قادر رب کا خوف کر۔

اَلْحَقُّ لَا يُصْلٰى بِنَارِ خَدِيْعَةٍ　　اَنّٰى مِنَ الْخُفَّاشِ خُسْرُ ذُكَاءِ

آتشِ فریب سے حق سوزاں نہیں ہو سکتا۔　　کیا شپر کے حسد سے آفتاب کو خسارہ ہو سکتا ہے

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ نَفْسِكَ شِقْوَةً　　يُلْقِيْكَ حُبُّ النَّفْسِ فِي الْخَوْقَاءِ

بدبختی سے خواہشاتِ نفس کی پیروی مت کر۔　　محبتِ نفس تجھے ہلاکت کی غار میں ڈال دے گی۔

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ　　وَمِنَ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

تمام عالم میں بدتر چیز زہر ہے۔　　اور نیکوں کی دشمنی منجملہ زہروں کے بدتر زہر ہے پس ڈر

اَللّٰهُ يُخْزِيْ حِزْبَكُمْ وَيُعِزُّنِيْ　　حَتّٰى يَجِيْءَ النَّاسُ تَحْتَ لِوَائِيْ

اللہ تعالیٰ تمہارے گروہ کو رسوا کریگا اور مجھے عزت دیگا　　یہاں تک کہ سب لوگ میرے جھنڈے تلے آجائیں گے۔

يَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا بِكَرَامَةٍ　　يَا مَنْ يَّرٰى قَلْبِيْ وَلُبَّ لِحَائِيْ

اے ہمارے رب مہربانی فرما اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما　　اے وہ ذات جو میرے دل اور مغز اور پوست کو دیکھتا ہے

يَا مَنْ اَرٰى اَبْوَابَهٗ مَفْتُوْحَةً　　لِلسَّائِلِيْنَ فَلَا تَرُدَّ دُعَائِيْ

اے خدا میں سائلوں کے لئے تیرے در کھلے دیکھتا ہوں۔ اے خدا میری دعا رد نہ کر اور قبول فرما۔

(انجام آتھم)

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان تجھ پر میری جان فدا ہو)

توجانِ ما منوّر کردی از عشق　　فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

تُو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان تجھ پر میری جان فدا ہو۔

دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ　　نباشد نیز شایانِ محمدؐ

اگر اِس راہ میں سَو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی مجھے یہ افسوس رہیگا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں نہیں ہے

چہ ہیبت ہا بداد ند ایں جواں را　　کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ

اِس جوان کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر میدان میں کوئی بھی نہیں آتا

اَلا اے دشمنِ نادان و بے راہ　　بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر!!

رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم !　　بجو در آل و اعوانِ محمدؐ

خدا کے اس راستہ کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اور انصار میں ڈھونڈ۔

اَلا اے منکر از شانِ محمدؐ　　ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

اے وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپؐ کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے خبردار ہو جا۔

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است　　بیا بنگر زغلمانِ محمدؐ

اگرچہ کرامت اب ہر جگہ مفقود ہے مگر تُو آ اور اُسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھ لے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

"وہ پسرِ موعود جس نے حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین بننا تھا میں ہی ہوں"

"خدا نے مجھے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے مطابق خلافت کے مقام پر کھڑا کیا ہے"

"جو لوگ تکبّر اور اِبا کو چھوڑ کر میرے ساتھ چلیں گے وہ ملکوتی صفات کے مالک ہوں گے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے اپنے موعود خلیفہ ہونے کا پُر شکوہ اعلان

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسرِ موعود کے متعلق متعدد بشارات دی تھیں اُن میں سے ایک بشارت یہ بھی تھی کہ پسرِ موعود ہی مصلح موعود اور موعود خلیفہ ہوگا اور اس بنا پر عند اللہ بہت بلند مرتبہ و مقام اور امتیازی شان کا حامل ہوگا۔ خود حضور علیہ السلام کی تعیین کے بموجب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں یہ جملہ بشارتیں پوری ہوئیں۔ آپ حسبِ بشاراتِ موعودہ خلافت کے مقام پر فائز ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رؤیا اور الہامِ خاص کے ذریعہ براہِ راست آپ پر یہ انکشاف بھی فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلحِ موعود کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپ نے خدائی حکم کے ماتحت متعدد مواقع پر اپنے بلند مرتبہ و مقام اور امتیازی شان کا اعلان فرمایا۔ آپ کا بلند روحانی مقام اور امتیازی شان واضح کرنے کے لئے آپ کے ایسے ہی بعض اعلان جو اداریّ مقالہ میں پیش کردہ اعلانوں کے علاوہ ہیں ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت مسیحِ موعودؑ کا موعود جانشین مَیں ہی ہوں

۱۹۴۴ء کے اوائل میں جب اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود اور دیگر متعلقہ بشارات کے مصداق ہیں تو حضور نے اُس سال جلسہ سالانہ پر ایک نہایت ہی پُر معارف تقریر میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے پُر شکوہ انداز میں فرمایا:۔

(۱) "یہ رؤیا ۷، ۸ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا جس سے یہ بات آسمانی

طور پر مجھ پر ظاہر ہو گئی کہ وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی، اور جس کے متعلق یہ تعیین فرمائی تھی کہ ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ اُسے آپ کا جانشین بنائے گا، اُس سے آپؑ کے کام کی تکمیل کرائے گا، اور اُس کے وجود میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کو بھی پورا کرے گا، وہ میں ہی ہوں۔ چنانچہ ۲۸؍ جنوری کو قادیان کی مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے دن میں نے اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کر دیا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے اس لئے گو میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے میں اُس کے سامنے ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ **اللہ تعالیٰ کے اِذن اور اُسی کے انکشاف کے ماتحت** میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔

مجھے کسی دعوے کا شوق نہیں ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی جب خدا اُن کو کہتا ہے تو دعویٰ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں خود اُن کو دعویٰ کرنے کا شوق نہیں ہوتا۔ میری ذاتی کیفیت تو جیسا کہ میں نے بارہا کہا ہے یہ ہے کہ اگر خدا مجھ سے دین کی خدمت کا کام لے لے تو چاہے کوئی شخص میرا نام چوڑھا یا چوڑھے سے بھی بدتر رکھ دے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ مگر چونکہ خدا نے مجھے دعویٰ کرنے کے لئے کہا ہے اور چونکہ اس اجتماع میں بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جن کو میرے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع نہ ملا ہو اور وہ اس امر کو نہ سمجھتے ہوں کہ میں سچ بولنے والا ہوں یا جھوٹ بولنے والا اِسلئے جس طرح پہلے مختلف مقامات پر میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس امر کا اعلان کر چکا ہوں اسی طرح اب جبکہ جماعتوں کے نمائندے یہاں ہزاروں کی تعداد میں چاروں طرف سے جمع ہیں اور غیر بھی سینکڑوں کی تعداد

میں یہاں موجود ہیں میں اللہ تعالیٰ کی جو زمین اور آسمان کو پیدا کرنے والا ہے، جس نے مجھے بھی پیدا کیا ہے اور میرے آباؤ اجداد کو بھی، جس کی بادشاہت سے کوئی چیز باہر نہیں، جس کا مقابلہ کرنا انسان کو لعنتی بنا دیتا ہے اور دینی اور دنیوی تباہیوں کا مستوجب بنا دیتا ہے، یعنی اسی خدا لاشریک خدا کی جو قرآن، اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا ہے قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میں نے اس وقت جو رؤیا بیان کیا ہے وہ میں نے حقیقتاً اسی رنگ میں دیکھا تھا اور میں نے بغیر کسی قطع و برید کے اور بغیر کسی زیادتی کے (سوائے اس کے کہ رؤیا کو بیان کرتے ہوئے کوئی لفظ بدل گیا ہو) اس کو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح مجھے یہ رؤیا دکھایا گیا۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹوں کی سزا دے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مجھے دکھایا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ خود ایک نظارہ دکھا کر اپنے کسی بندہ کو ذلیل نہیں کیا کرتا۔

مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی خبر اب تک نہیں ملی کہ میرے ذمہ کوئی کام باقی ہے یا نہیں لیکن خواہ میری زندگی میں سے ایک منٹ بھی باقی رہتا ہو میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا دشمن خواہ کتنا زور لگا لے وہ اسلام کی تاریخ سے میرا نام نہیں مٹا سکتا کیونکہ میں راستباز ہوں اور میں نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو یہ اطلاع دی ہے اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی۔" (الموعود صفحہ ۲۶۶ تا صفحہ ۲۷۰۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

میں حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کا نظیر ہوں

(۲) "میں نے ایک عرصہ تک جماعت کے جذبات اور اس کے احساسات کا خیال رکھا اور باوجود دوستوں کی ناتجربہ کاری، اُن کی سیاست سے ناواقفیت اور دینی جماعتوں کے اصول سے عدم علم ہونے کے ہمیشہ ان کے مشوروں کو قبول کیا۔ اور اگر اپنی کوتاہ نظری سے گردوپیش کے حالات سے غلط طور پر متاثر ہو کر انہوں نے بعض مشورے دیئے تو میں نے اُن کو بھی رد نہیں کیا۔ مگر اب وقت آگیا ہے کہ میں ایسے مشوروں کو قبول نہ کروں اور دوستوں کے جذبات اور ان کے احساسات کا خیال رکھے بغیر ان کو کھلے طور پر رد کر دوں۔ میں جانتا ہوں کہ درحقیقت بات یہی ہے کہ اب جو کچھ میں کہوں گا اسی پر جماعت کا چلنا مفید اور بابرکت ہوگا، نہ اُس راہ پر چلنا جس کو وہ خود اپنے لئے تجویز کرے۔ اگر خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ انکشاف کیا ہے کہ میں حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوں تو درحقیقت اس کے یہی معنے ہیں کہ اب تمہاری ذمہ داری بحیثیت ایک شخص کے ہے، بحیثیت جماعت جو ذمہ داری سمجھی جاتی تھی وہ ختم ہو گئی

ہے۔ اب مَیں خدا تعالیٰ کے سامنے اُس کے دین کی اشاعت اور اسلام کے احیاء کے لئے ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں۔ اِس لئے اب مجھے جماعت کے مشوروں کی زیادہ پروا نہیں ہوگی۔ اگر کسی معاملہ میں جماعت کی شدید رائے کو بھی ردّ کرنا پڑا تو مَیں اُسے کھلے طور پر ردّ کر دوں گا اور اِس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کروں گا کہ یہ وہ مشورہ ہے جو جماعت نے متفقہ طور پر دیا ہے۔ اب خدا کے سامنے مَیں صرف اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہوں اور مَیں اللہ تعالیٰ کے الہامات اور اس کی تائید کی روشنی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا منشاء تھا یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس تعلیم کو لیکر دنیا میں مبعوث ہوئے پس آئندہ مَیں صرف اُس آواز کو سُنوں گا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی، دوسرا کوئی لفظ میرے کان برداشت نہیں کر سکتے۔ میرا فرض ہے کہ اب مَیں اُس کی طرف بڑھتا چلا جاؤں اور خواہ میرے سامنے کوئی بات کیسی ہی خوبصورت شکل میں پیش کی جائے اس کی پروا نہ کروں جبکہ میرا دل یہ گواہی دے رہا ہو کہ مَیں وہی کام کر رہا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام تھا اور مَیں وہی کام کر رہا ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میری زبان پر تصرّف دینے کے معنے ہی یہی تھے کہ تم اُس آواز کو سُنو جو براہِ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کہیں اور تم اُس آواز کو سُنو جو براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں کہیں۔

کوئی شخص اِس کے یہ معنے نہ سمجھے کہ باوجود خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کی نصوصِ صریحہ کے مَیں کوئی ایسا کام بھی کر سکتا ہوں جو اس کی تعلیم کے خلاف ہو۔ میرے اِس بیان کے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ میرے قول کا مفہوم یہ ہے کہ تمام نصوصِ صریحہ سچائی کی طرف جاتی ہیں اور غلطی کی طرف وہ بات جاتی ہے جو خدا اور اُسکے رسولؐ کے احکام کے خلاف ہوتی ہے۔ پس یہ نہیں کہ جو کچھ مَیں کہوں گا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف ہو سکتا ہے بلکہ جو کچھ مَیں کہوں گا وہی خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے مطابق ہوگا۔ اور میرے مقابلہ میں جو کچھ دوسرا سمجھے گا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف ہوگا۔ مگر یہ چیزیں ساری کی ساری قیاسی اور وہمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پاک جماعت کو ہمیشہ ایسی ٹھوکروں سے بچا لیتا ہے جو اس کے ایمان کو ضائع کرنے والی ہوں۔ جب مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں اور اُس زمانہ کے لوگ ہیں جن کو خدا تباہ نہیں کیا کرتا، اور جبکہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ باوجود اپنی ساری کمزوریوں اور نالائقیوں کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کی ذمہ داری میرے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے تو مَیں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کوئی ایسی بات نہیں کہلوائے گا جو خدا اور اُس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف ہو۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ

خدا تم سے بھی کبھی اُس بات کا انکار نہیں کرائے گا جو خدا اور اُس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق ہو۔ آخر میں بھی اُس کے قبضہ میں ہوں اور آپ لوگ بھی اُس کے قبضہ میں ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۲۰-۲۱)

مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے

(۳) "اے اہلِ لاہور! مَیں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ مَیں تمہیں اُس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت مَیں بول رہا ہوں۔ اِس وقت مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اُس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رُسوا کیا جائے گا، وہ تباہ اور برباد کیا جائے گا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ مَیں ایک انسان ہوں، مَیں آج بھی مرسکتا ہوں اور کل بھی مرسکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مَیں اُس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ مَیں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ انّ الّذین اتّبعوک فوق الّذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ اے محمود مَیں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متّبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ مَیں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہوگیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگئے تو بے شک تم سمجھ لو کہ مَیں ایک مفتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سچّی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سُنی اور پھر بھی اُسے قبول نہ کیا۔"

(تقریر جلسہ مصلح موعود ۱۹۴۴ء بمقام لاہور۔ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

خدا نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے

(۴) "خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے اُن مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی

جو میرے سینے میں چھوٹا دہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اُس سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں لیکن میں جانتا ہوں آج دُنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اِس زمانہ میں اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اِس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دُنیا زور لگا لے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے، عیسائی بادشاہ اور اُن کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی اور مالدار قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اِس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں، پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دیگا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اِس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(الموعود صفحہ ۲۱۱ تا صفحہ ۲۱۲ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے مطابق خلیفہ ہوں

(۵) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء کو خطبہ جمعہ میں اپنا ایک رؤیا (جس سے آپ کے رفیع الشان مقام پر روشنی پڑتی ہے) بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی تو ایک مصرعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر نازل ہوا جو میرے ہی ایک شعر کا حصہ ہے لیکن اس کے ساتھ زبان اس کو نہیں دُہرا رہی تھی۔ وہ اتنی شدت سے نازل ہوا کہ اس کے زور کی وجہ سے میری آنکھ کھُل گئی۔ وہ مصرعہ جو میرے دل پر نازل ہوا یہ ہے ؎

ملک بھی رشک ہیں کرتے . . . .

اس کے بعد کا بقیہ حصہ جاگتے ہوئے نازل ہوا جو یہ ہے :۔

وہ خوش نصیب ہوں مَیں

یہ مصرعہ کہ ع ملک بھی رشک ہیں کرتے، وہ خوش نصیب ہوں مَیں، اپنے اندر بہت بڑی خوشخبری رکھتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اصل میں اللہ تعالیٰ نے اِس جگہ یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ دنیا میں کھڑا ہوتا ہے تو ملائکہ صفت لوگوں کو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس شعر کو میرے دل پر نازل فرما کر یہ بتایا ہے کہ مَیں نے ہی تجھے خلیفہ بنایا ہے کیونکہ ملائکہ نے آدم پر ہی رشک کیا تھا نہ کسی اور پر، گویا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق کر دی ہے کہ واقعہ میں ہم نے اِس آدم کو صفاتِ الٰہیہ کے ظہور کے لئے کھڑا کیا ہے اور ملکوتی صفات کے لوگ اِس پر رشک کریں گے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو اِس کے ساتھ مل کر سجدہ کریں گے اور اِس کے احکام کے ماتحت چلیں گے جیسا کہ پہلے آدم کے وقت میں ہوا۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ آدم کسی ایک خاص وجود کا نام نہیں بلکہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف انسان اِس مقام پر فائز کئے جا چکے ہیں اور کئے جاتے ہیں مثلاً سیّد عبد القادر صاحب جیلانی رحؒ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آدم کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "تیرا پاؤں تمام اولیاء کی گردن پر ہے"۔ غرض اِس مصرعہ میں کہ ع ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں مَیں، اللہ تعالیٰ نے اِس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اُس نے مجھے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے مطابق خلافت کے مقام پر کھڑا کیا ہے اور وہ لوگ جو تکبّر اور اِبا کو چھوڑ کر میرے ساتھ چلیں گے وہ ملکوتی صفات کے مالک ہونگے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ان پر نازل ہوگا لیکن وہ لوگ جو تکبّر اور اِبا سے کام لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ملائکہ کے گروہ سے نکال دیئے جائیں گے اور مجھ سے علیحدہ رہ کر وہ کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھ سکیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے ایک حصّہ کو ٹھوکر لگی ہے۔ ابتداء میں وہ خلافت کے جھگڑوں میں پڑے اور بعد میں نبوّت کی بحثوں میں آ پھنسے۔ اصل بحث تو خلافت کی ہی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اِس مصرعہ میں ان کے شکوک کا بھی ازالہ کر دیا ہے اور واضح طور پر بتا دیا ہے کہ مَیں نے ہی اسے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا ہے اور فرشتہ سیرت انسانوں کو چاہیئے کہ اسجدوا لآدم کے حکم کے ماتحت اس کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں اور بغیر کسی تکبّر اور اِبا کے اس کی کامل اطاعت اور پیروی کریں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اِس آواز پر کان دھریں گے وہ اُس کے فضلوں کے مورد بنیں گے اور اس کی برکتیں ان پر نازل ہوں گی لیکن جو لوگ اپنے تکبّر اور انکار کی وجہ سے دُور رہیں گے وہ اُن برکتوں سے محروم رہیں گے جو آدم کے ساتھ ملنے والوں پر نازل ہوتی ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۴ء مطبوعہ الفضل ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۴ء)

خدا تعالیٰ نے سورۂ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چُنا

(۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جولائی ۱۹۵۶ء میں احباب جماعت کے نام ایک پیغام دیا۔ اس میں فرمایا:-

"(خدا تعالیٰ نے) سورۂ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چُنا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ اپنی خلافت کے زمانے میں دمشق گیا ہوں اور اب میں دلیری سے کہہ سکتا ہوں کہ میں کسی انسان کی دی ہوئی خلافت پر خواہ وہ کتنا بڑا انسان کیوں نہ ہو لعنت بھیجتا ہوں۔ یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تردید کرنی ہوگی جنہوں نے کہا کہ مسیح دمشق جائے گا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تردید کرنی ہوگی جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا۔" (الفضل ۳۰ جون ۱۹۵۶ء)

میں صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ پسر موعود بھی ہوں

(۷) "میں صرف خلیفہ ہی نہیں ہوں بلکہ پسر موعود بھی ہوں ...... میرے دل میں بھی کبھی کبھی یہ خیال آتا رہا ہے کہ میری خلافت کے لمبا ہونے کی وجہ سے بعض بے دین نوجوان یہ خیال نہ کریں کہ ہمیں اور ہمارے خاندانوں کو اس شخص کی عمر کی لمبائی نے اس عہدہ سے محروم کر دیا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اِن لوگوں کو آسمانی لعنت تو ملے گی لیکن خدائی عزت نہیں ملے گی۔" (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

اُس شخص کے درجہ کو جو تمہارے لئے کھڑا کیا گیا ہے پہچانو

(۸) "میں اُس خلافت کو جو کسی انسان کی طرف سے ہو لعنت سمجھتا ہوں۔ نہ مجھے اِس کی پرواہ ہے کہ کوئی مجھے خلیفۃ المسیح کہے۔ میں تو اُس خلافت کا قائل ہوں جو خدا کی طرف سے ملے۔ بندوں کی دی ہوئی خلافت میرے نزدیک ایک ذرّہ کے برابر بھی قدر نہیں رکھتی ..... ہر ایک وہ شخص جو مقدمہ کرتا ہے وہ اپنے تئیں ہی حق پر سمجھتا ہے لیکن عدالت جو فیصلہ کرتی ہے اُس کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلا و ربّك لا يؤمنون حتّى يحكّموك فى ما شجر بينهم جب تک یہ لوگ کامل طور پر تیرے فیصلوں کو نہ مان لیں یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے۔ جب لوگوں کی عدالتوں کے فیصلوں کو ماننا پڑتا ہے تو

خدا کی طرف سے مقرر شدہ خلفاء کے فیصلوں کا انکار کیوں؟ اگر دنیوی عدالتیں سزا دے سکتی ہیں تو کیا خدا نہیں دے سکتا۔ خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والے کے ہاتھ میں تلوار ہے مگر وہ نظر نہیں آتی۔ اس کی کاٹ ایسی ہے کہ دُور تک صفایا کر دیتی ہے۔ دنیاوی حکومتوں کا تعلق صرف یہاں تک ہے مگر خدا وہ ہے جس کا آخرۃ میں بھی تعلق ہے۔ خدا کی سزا گو نظر نہ آئے مگر حقیقت میں بہت سخت ہے۔ اپنی تحریروں اور تقریروں کو اپنے قابو میں لاؤ۔ اگر تم خدا کی قائم کی ہوئی خلافت پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں بغیر سزا کے نہیں چھوڑے گا۔ جہاں تمہاری نظر بھی نہیں جا سکتی وہاں خدا کا ہاتھ پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں فہم دے۔ اپنے آپ کو اور اُس شخص کے درجہ کو جو تمہارے لئے کھڑا کیا گیا ہے پہچانو۔ کسی شخص کی عزت اُس شخص کے لحاظ سے نہیں ہوا کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس لئے نہیں کہ آپؐ عرب کے باشندہ تھے اور عبداللہ کے بیٹے تھے بلکہ اُس درجہ کے لحاظ سے ہے جو خدا نے آپؐ کو دیا تھا۔ اسی طرح میں ایک انسان ہوں اور کوئی چیز نہیں مگر خدا نے جس مقام پر مجھ کو کھڑا کیا ہے اگر تم ایسی باتوں سے نہیں رُکو گے تو خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں مگر خدا کے نزدیک بڑی ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ تم کو سمجھ دے۔ آمین۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ رجون ۱۹۱۷ء مطبوعہ الفضل ۷ رجولائی ۱۹۱۷ء)

اسلام کے لئے خوشی کا دن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آج اسلام کے لئے خوشی کا دن ہے کہ معمورۂ عالم میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ اپنی روشن ہدایتوں اور عملی سچائیوں کے ساتھ زندہ نشانات اور زندہ برکات کا ایک زبردست معجزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ یہ بات کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور اس کے زندہ نتائج کے ساتھ اس وقت معمورۂ عالم میں ممتاز ہے نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ذریعہ اس سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۹)

مہتم بالشّان خلافتِ ثانیہ

(مکرّم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی مجلس مرکزیہ)

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ عظیم کام اپنی عظمت و شوکت کے مطابق اہتمام چاہتے ہیں۔ ایک عظیم الشان ہال کی تعمیر کے لئے روپیہ، اینٹ، پتھر، لوہے اور سیمنٹ کا خاص اہتمام کرنا ہوتا ہے، اس کی بنیادیں وسیع و عمیق رکھنی پڑتی ہیں اور اس کا نقشہ فنّی اصولوں کے مطابق ہوتا ہے وغیرہ۔ مگر ایک کچی کوٹھڑی کی تعمیر کے لئے اس قدر اہتمام کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نہ تو اس کے لئے اتنے بڑے پیمانہ پر سامانِ تعمیر فراہم کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی اس کی بنیادوں کے لئے کسی خاص گہرائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہی کیفیت ہمیں روحانی امور میں نظر آتی ہے۔ کسی نبی اور مامور کی عظمت و شوکت کے لحاظ سے اس کی آمد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک عظیم الشان نبی کی آمد کی صدیوں پہلے بشارت دے دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہزاروں سال قبل کے روحانی نوشتوں میں بھی حضورؐ کی آمد کا ذکر موجود ہے تا آنے والی نسلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت اور علوِ مرتبت کا احساس ہو اور دل آپ کے شایانِ شان استقبال کے لئے تیار ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اِس زمانہ کے موعودِ کُل ادیان ہیں آپ کا ذکر اسلام اور دیگر مذاہب کی کتبِ مقدسہ میں پہلے سے موجود ہے۔ حتیٰ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے اِس روحانی فرزند کو یاد فرماتے ہوئے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی اہمیت و ضرورت کا دنیا کو احساس ہو جائے اور وقت آنے پر اُن کے شایانِ شان استقبال اور اُنہیں قبول کر لینے کے لئے سعید رُوحیں تیار ہو جائیں۔

آج ہم میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ ایک خصوصی شان کے مالک ہیں۔ یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد جو حضورؑ کی زندگی میں موجود تھی مبارک نسل، آسمانی نوروں کو پھیلانے والی، نیک اور بابرکت اولاد ہے مگر ان میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی ذاتِ ستودہ صفات ایک خاص اہمیت اور عظمت و شوکت کی حامل ہے کیونکہ آپ کا ذکر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یتزوّج و یولد لہ میں بھی موجود ہے جس میں ایک مہتم بالشان بیٹے کی پیشگوئی ہے۔ اس زمانہ میں اسلام کی بے بسی، بے کسی اور بے چارگی پر مصلحِ دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے دل میں ٹیس پیدا ہوتی اور درد اُٹھا جس سے آپؑ بے چین ہو گئے۔ آپؑ ہوشیارپور تشریف لے گئے جہاں حضور علیہ السلام نے تنہائی میں چالیس دن اور چالیس راتیں عبادت اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں اور یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسلام کی مظلومیت اور مغلوبیت کو دیکھتے ہوئے تو رحم فرما اور اسلام کی عظمت و شوکت اور غلبہ کے دن پھر سے آ اور اس کے لئے ایک عظیم الشان نشان دکھا۔ اللہ تعالیٰ نے خلوصِ دل سے نکلی ہوئی ان تضرعات کو سنا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اپنے اس بندے کو الہاماً بتایا کہ وہ اسلام کے غلبہ کے لئے ایک نشان دکھائیگا اور آپؑ کی ذریتِ طیّبہ میں ایک ایسا جلیل القدر انسان پیدا کرے گا جو کئی باتوں میں آپؑ سے مشابہ ہوگا، وہ آسمان سے اُتریگا اور زمین والوں کی راہنمائی کرے گا۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحقّ والعلاء کانّ اللہ نزل من السّماء۔ مردِ خدا، مسیحی صفت، ہدایت میں کمال پانے والا اور آپؑ کا جانشین اور یادگار بننے والا ہوگا۔ یہ پاک وجود اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اس طرح کہ دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے والے آپؐ پر کثرت سے درود بھیجنا شروع کر دیں گے۔ اس طرح وہ اس مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا جو آپؑ کا مشن اور آپؑ کی آمد کا اصل مقصد ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس الہام کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان صفاتِ ستودہ کے حامل وجود کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء آئندہ بھی ہمیشہ آتے رہیں گے اور ہونگے بھی اپنی اپنی جگہ صاحبِ مقام لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شان ان سب سے جدا اور ممتاز ہے اس لئے کہ آپ مصلح موعود قرار دیئے جانے والے جلیل القدر اور عظیم الشان خلیفۃ المسیح ہیں۔ اس دوہری فضیلت اور پھر آپ کے عملی کارناموں کی وجہ سے جنہیں دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی ہے آپ کی خلافت ایک خصوصی شان کی حامل ہے جو آپ ہی سے مخصوص ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ولادت باسعادت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی پیدائش کو اس پیشگوئی کی صداقت کا نشان قرار دیا۔ مثل مشہور ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ دیکھنے والی آنکھوں نے آپ کی بچپنے کی معصومانہ اداؤں میں سب کچھ بھانپ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابہ کو شروع ہی سے اس امر کا یقین تھا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور آپ ہی کی خلافت کے دور میں اسلام کی فتح مقدر ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل سطور سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند پایہ صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"مثل مشہور ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے بہت بچپن کے زمانہ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۸۹۰ء کے آخر میں کی اُس وقت ان کی عمر ایک دو سال کے قریب تھی۔ اس کے بعد جب

بَیں قادیان میں ہائی سکول میں مڈل اور پھر انٹرنس کا ہیڈ ماسٹر تھا تو حضرت امیر المومنین اسی سکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے اور مجھے یہ بھی فخر حاصل ہوا کہ مَیں سکول کے علاوہ مکان پر جا کر بھی انہیں پڑھایا کرتا تھا۔ اسی زمانہ سے میرے دل میں ان کی نیکی، طہارت، تقویٰ اور ذہانت کا گہرا اثر ہے۔ مَیں ہمیشہ یہ سمجھا کرتا تھا کہ بڑے ہو کر یہ ضرور کسی بہت بڑے مقام پر فائز ہوں گے۔ مجھے یاد ہے خلافتِ اوّل کے زمانہ میں ایک دن دفتر بدر میں بیٹھے ہوئے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جو لطف حاصل ہوتا تھا وہ اب نہیں رہا۔ اُس وقت بے اختیار میری زبان سے نکل گیا کہ جب میاں صاحب خلیفہ بنیں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ حضرت خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر ہیں اسی واسطے ان کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی سی باتیں ہو رہی ہیں۔" (الفضل ۲ فروری ۱۹۴۴ء)

اس امر کا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا رائے تھی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے جب ایک مضمون اسلام کی تائید میں لکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ مضمون پڑھ کر فرمایا "محمود پاس ہو گیا"۔ (الفضل ۲ فروری ۱۹۴۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو بھی یہ یقین تھا کہ آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی خلیفہ ہوں گے۔ اس کا اظہار آپ مختلف پیرایوں میں فرماتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس قسم کے اشارات فرماتے رہتے تھے کہ ان کے بعد ہونے والا خلیفہ کون ہے۔ ایک دن اسی مسجد اقصیٰ میں درس قرآن دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا "میاں ہم نے اس مسجد کو جنوب کی طرف بڑھایا ہے تم شمال کی طرف بڑھانے کا خیال رکھنا"۔ ایک دفعہ اسی مسجد اقصیٰ میں درس دینے سے پہلے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس وقت ایک بات میرے دل میں آئی ہے جس کو بیان کرنے سے مَیں رہ نہیں سکتا اگرچہ بظاہر درس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں اور وہ یہ ہے کہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

کے بزرگ گدّی نشین چھوٹی عمر میں خلیفہ ہوئے اور بہت بڑی عمر تک پہنچے۔"
(الفضل ۲ فروری ۱۹۴۴ء)

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ بھیرہ کے ایک اور صوفی منش بزرگ حضرت میاں غلام حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خلافت ثانیہ کے ابتدائی دنوں میں چند پیغامی ان کے پاس گئے اور کہا آپ نے میاں صاحب کی کیوں بیعت کر لی وہ تو مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں۔ میاں غلام حسین صاحب نے انکو جواب دیا کہ تم کو حضرت مرزا صاحب کی نبوت میں شک ہو رہا ہے اور میں تو ان کے بیٹے میں بھی آثارِ نبوت دیکھتا ہوں۔" (الفضل ۲ فروری ۱۹۴۴ء)

اور اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کو یقین تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے عام قوتِ قدسیہ نہیں بلکہ خاص قوتِ قدسیہ کے مالک ہیں۔ خاکسار ایک اور واقعہ عرض کرتا ہے۔ گو دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے سب کچھ دیکھتے اور جانتے تھے مگر غیر مبایعین کے بار بار کے اصرار کے باوجود کہ اگر آپ ہی مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق ہیں تو خود اپنی زبان سے اس کا اعلان کیوں نہیں فرماتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس بارہ میں خاموش رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتادیا کہ آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس پر آپ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس خدائی انکشاف پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے ۲۹ جنوری ۱۹۴۴ء کو مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ ہوا جس میں احباب جماعت قادیان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجود الوقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شریک تھے۔ اس جلسہ کے صدر حضور علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ تھے جن کی ساری عمر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزری تھی۔ اس جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے متفقہ طور پر ایک عرضداشت پاس ہوئی جو یہ ہے :-

"ہم تمام افراد جماعت احمدیہ قادیان جو اس جلسہ میں شریک ہیں حضور کی خدمت میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف پر خادمانہ طور پر اجتماعی رنگ میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ہم سب ناچیز غلام اس شاندار موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں اظہارِ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ ہم اپنی جان، مال، عزت حضور کے حکم پر

ہر وقت نثار کرنے کو تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ ہم خادم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور اپنی **خاص قوت قدسیہ** سے جو خدا تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمائی ہے ہمارے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور حضور کے ارشادات و ہدایات کے ماتحت خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

(الفضل ۲ر فروری ۱۹۴۴ء)

یہ عرضداشت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پیش کی۔ اس میں "خاص قوت قدسیہ" کے الفاظ اِس امر کا ثبوت ہیں کہ حاضر الوقت خدام جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص شانِ خلافت پر صمیمِ قلب سے اعتقاد رکھتے تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ مسلسل و متواتر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رضوان اللہ علیہم پر رؤیا و کشوف کے ذریعہ اس امر کا انکشاف فرما رہا تھا۔ ذیل میں چند ایک صحابہ کرام کی ایسی رؤیا درج کی جاتی ہیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علوِّ مرتبت اور خاص شانِ خلافت کی آئینہ دار ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور علیہ السلام کے ساتھ سایہ کی طرح رہتے اور جنہیں چلّہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سفر ہوشیارپور میں رفاقت کی سعادت بھی حاصل تھی ان کی اہلیہ محترمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حضرت مولوی صاحب موصوف کے ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں :-

"عبدالقدیر کے والد (حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ ناقل) شروع سے ہی اِس امر پر ایمان رکھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ ہی وہ مصلح موعود بیٹا ہیں اور ان کو یہ کامل یقین تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے ایک خواب دیکھا اور ہمیں بتایا اور میرا خیال ہے حضور کو بھی اِس خواب کا علم ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سورج چڑھا ہوا ہے اور چھپنے کے قریب ہے اور پھر دوسرا سورج چڑھا جو چڑھتے چڑھتے پوری روشنی پر پہنچ گیا جیسا کہ دوپہر کے وقت ہوتا ہے۔ یہ خواب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تو حضور نے فرمایا کہ سورج سے مراد اکابرِ دین ہوتے ہیں اور فرمایا جو پہلا سورج دیکھا جو چھپنے کے قریب تھا وہ مَیں ہوں۔ اور دوسرے سورج کے متعلق فرمایا کہ تم وہ بھی زمانہ اچھی طرح دیکھو گے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مَیں نے وہ زمانہ

یعنی آپ کا زمانہ اچھی طرح دیکھ لیا۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو اُن کی خوشی کی کوئی حد نہ ہوتی
خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مجھے اپنی زندگی میں یہ دکھایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔"
(الفضل ۱۰ر مارچ ۱۹۴۴ء)

(۲) حضرت میاں محمد رحیم الدین صاحب جو ۳۱۳ صحابہ میں سے ۲۰۲ نمبر پر ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔
"۲۵ر اپریل ۱۹۲۳ء بوقت تین بجے شب مقام ڈاک پتھر ضلع ڈیرہ دون تہجد پڑھ کر میں نے لا الٰہ الّا اللہ کا وِرد کرنا شروع کیا کہ یکایک آنکھیں بند ہو گئیں اور تاریکی میں روشنی کے خط میں سارے آسمان پر مشرق کی طرف سے لکھا ہوا دیکھا جیسے بجلی کی روشنی ہوتی ہے "محمود بادشاہ اسلام" عجب ذوق طبیعت نے محسوس کیا۔ یہ روشنی کا نوشتہ بہت دیر تک آنکھوں کے سامنے رہا۔ یہ میرا حلفیہ بیان ہے۔" (الفضل ۲۵ر مارچ ۱۹۴۴ء)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور صحابی حضرت مولوی محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور لکھتے ہیں :۔
"غالباً جمعرات ۲۷ر جنوری کی رات تھی۔ تین بجے رات میں نے رؤیا دیکھا کہ میں ایک باغ میں جا رہا ہوں۔ جب باغ ختم ہوا تو دیکھا اس کی دیوار بہت اونچی ہے۔ میں باہر جانا چاہتا ہوں مگر راستہ نہیں ملتا۔ میں اس دیوار کے ساتھ ساتھ چلا جاتا ہوں تو میں نے دیکھا کہ کوئی جنگلی جانور ہے شیر معلوم ہوتا ہے جو بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے بہت ڈرا مگر وہ محبت سے مجھے کہتا ہے تمہارا راستہ دائیں طرف ہے۔ میں گیا تو مجھے ایک راستہ مل گیا۔ تھوڑی دور گیا تھا کہ معلوم ہوا راستہ کٹھن ہے اور چلنا دشوار ہے۔ پھر میں ہوا میں اُڑا اور دور نکل گیا۔ دیکھا بہت سی بستیاں ہیں جیسے انگریزوں کی آبادی ہوتی ہے۔ میں ہوا میں اُڑتا ہوں جیسے ہوائی جہاز اُڑتا ہے اور بڑی اونچی آواز سے کہتا ہوں اے لوگو سن لو اب دنیا میں کوئی معبود باطل نہیں رہے گا اور سب معبودانِ باطل ہلاک کر دیئے جائیں گے ایک ہی خدا جو واحد لاشریک ہے پوجا جائے گا، کسی غیر اللہ کی پرستش نہیں کی جائے گی۔ پھر میں عربی زبان میں وعظ کرتا ہوں اور لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں، اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر زور سے کہتا ہوں نیز لا الٰہ الّا انت سبحانک انّی کنت من الظالمین بھی پڑھتا ہوں۔ اللہ اکبر کی آواز میں اس زور سے کہتا ہوں کہ میری ایک لڑکی اور میری اہلیہ جاگ اُٹھیں اور مجھے کہنے لگیں کیا زور سے پڑھ رہے ہیں۔ میں نے اُن سے رؤیا بیان کی۔ انہوں نے بھی تائید کی کہ ہم نے آوازیں اللہ اکبر کی سُنی ہیں نیز کلمہ طیبہ اور آیت کریمہ بھی بلند آواز سے پڑھتے سُنا ہے اور بھی عربی میں سُنا حالانکہ میں عربی کچھ بہت نہیں جانتا۔ اس رؤیا سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کو جو خدا کی

طرف سے مصلح موعود کے منصب سے سرفراز کیا گیا ہے اسکی تشریح میں یہ خواب ہے کہ حضور کی بعثت سے شرک نابود ہو گا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے آنے سے خدا کا ظہور ہو گا" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

لاریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بلحاظ خلیفۃ المسیح ہنتم بالشان خلیفہ ہیں اور نرالی شان کے حامل ہیں۔ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے کمال درجہ مشابہت رکھتے ہیں۔ آپ ہی کے متعلق خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کی پیشگوئی میں کاَنَّ اللّٰہ نزل من السّماء فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے کشوف و الہامات کا شرف بخشا۔ آپ نے جو مثیلِ مسیح ہیں اپنی خلافت کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح قرآنی معارف کے ایسے ایسے خزانے لُٹائے کہ بڑے بڑے علماء انہیں دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ آپ نے سیاسی اور تاریخی اور علمی مسائل پر اس عمدگی کے ساتھ قلم اٹھایا کہ بڑے بڑے سیاستدان، تاریخ دان اور عالم حیران رہ گئے۔ اِس طرح آپ کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح خدا کے فضل سے ہر میدان میں فتح پائی اور ہمیشہ ایک کامیاب جرنیل ثابت ہوئے۔ آپ نے خدا کے فضل سے جماعت کی کشتی کو مخالفتوں اور مشکلات کے شدید طوفانوں میں سے صحیح و سالم پار لگایا۔ آپ نے پیشگوئیوں کے عین مطابق اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے عیسائیت اور کفر و الحاد پر ایسی یلغار کی کہ اسے ہر میدان میں پسپا ہونا پڑا۔ آپ نے دنیا بھر میں مشن قائم کر کے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ آپ نے اپنے مسیحی نفس سے روحانی مُردوں کو زندہ کیا اور انہیں خدا کے فضل سے خدا کے مقرب بندے بنا دیا۔ آپ نے جماعت میں ایک پائیدار نظام قائم فرمایا جس سے جماعت بھیڑوں اور بکریوں کی طرح بکھرنے سے بچ گئی۔ آپ نے اکنافِ عالم کے احمدیوں کو ایک شیرازہ میں پرو دیا اور ان میں دین کے لئے قربانی کی ایک رُوح پھونک دی اور یہ سب کچھ خدا کی دین ہے ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یّشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم۔

آئیں ہم سب مل کر دعا کریں کہ اے اللہ! ایسے عالی مرتبہ انسان دنیا میں ہمیشہ نہیں آیا کرتے اگر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب نہ ہو سکی تھی تو تُو نے ہم پر بے حد احسان کر کے مثیلِ مسیح حضرت المصلح الموعود کے جھنڈے تلے جمع ہونے اور حضور ایدہ اللہ کی ذات بابرکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ کچھ کم خوش بختی نہیں، فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اے اللہ تُو اس مبارک وجود کو، اپنی رحمت کے اس نشان کو لمبی عمر دے اور تا دیر سلامت رکھ۔ حیّ و قیوم خدا تُو قدرتوں والا خدا ہے تیرے لئے کوئی بات انہونی اور مشکل نہیں۔ ہمارے گناہ بخش، ہماری غفلتوں کو دُور فرما اور ہم پر رحم فرماتے ہوئے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرما اور ہمیں ایک لمبے عرصہ تک حضور کی ذات ستودہ صفات سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم ⁂

حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلند و عالی مقام جماعت احمدیہ کے افراد سے مخفی نہیں۔ آپ کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

اسی طرح "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوے سے پہلے یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ مجھے کوئی ایسا مددگار عطا فرمائے جو میرا دست و باز و ہو کر کام کر سکے۔ چنانچہ جب حضرت خلیفہ اوّل رضؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو انہیں دیکھتے ہی حضورؑ کے دل سے یہ صدا نکلی کہ:۔

هٰذَا دُعَائِی

یعنی "یہ مردِ مومن میری دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے"

(اقتباس از "حیاتِ نورؓ" پیش لفظ۔ رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

خاکسار راقم الحروف نے خود حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سُنی ہے کہ:۔

"جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ گھوڑے سے گرے اور آپ کے سر پر زخم آیا تو میں نے (یعنی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) آپ سے عرض کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دی کہ مہدیٔ ذو شجّہ تیری نسل میں سے ہو گا۔ آپ کے اس زخم سے یہ پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ میرے نزدیک مہدیٔ ذو شجّہ آپ ہی ہیں۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ شجّہ اُس زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی تک پہنچے میرا زخم تو ہڈی تک نہیں گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ڈاکٹروں کو زخم کا اپریشن کرنا پڑا اور یہ ثابت ہو گیا کہ زخم ہڈی تک پہنچا ہوا ہے۔ اس پر میں حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں پھر حاضر ہوا کہ اب تو یہ امر یقینی ہو گیا ہے کہ مہدیٔ ذو شجّہ آپ ہی ہیں۔ کیا میں اس کا اعلان کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کر سکتے ہو۔" (مفہوماً)

مندرجہ بالا روایت کے لحاظ سے آپ کی خلافت بھی موعود خلافت ہے اور خلفائے راشدین مہدیین ہی

ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ۔ آؤ اب ہم دیکھیں کہ نور الدینؓ جیسا عظیم الشان انسان اور بلند مرتبہ خلیفہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کے متعلق کیا فرماتا ہے؟

(۱) قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی ارفع شان اور علم کی گہرائی اور خدا داد بصیرت اِس بات سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ابھی بچہ ہی تھے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے انکے متعلق وثوق کے ساتھ فرمایا کہ یہی ہونہار المصلح موعود ہے۔" ("حیاتِ نور" مِش لفظ)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر یہ انکشاف کر دیا گیا تھا کہ آپ کے بعد مسندِ خلافت پر سیدنا محمود نے ہی بیٹھنا ہے۔ چنانچہ آپ نے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"ایک نکتہ قابلِ یاد سُنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے مَیں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکا وہ یہ کہ مَیں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ اُن کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ انکے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ بائیس برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ مَیں نے کسی خاص مصلحت اور بھلائی کے لئے کہی ہے۔" (بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں:۔

"اِس واقعہ کے سُناتے سے جس طرف آپ کا اشارہ ہے وہ بھی آپ کی اُس وصیت سے معلوم ہوتا ہے جبکہ آپ گھوڑے سے گر کر بیمار ہوگئے اور ایک شب آپ کو خیال آیا کہ سوجن دل کی طرف جارہی ہے تب آپ نے رات کے وقت قلم دوات طلب کی اور ایک کاغذ پر صرف دو لفظ لکھے "خلیفہ محمود" اور اپنے ایک شاگرد کو وہ کاغذ دیدیا۔" (ضمیمہ حیاتِ نور الدینؓ صفحہ ۵۹ مصنفہ حضرت مفتی صاحب بحوالہ "حیاتِ نور" صفحہ ۳۹۶)

الفضل میں یہ واقعہ اِس طرح لکھا ہے کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے مطابق جب گھوڑے سے گرے اور آپکے سر میں سخت چوٹ آئی تو ایک رات آپ کو خیال پیدا ہوا کہ ورم دل کی طرف جارہا ہے اُس وقت آپ نے قلم دوات طلب فرمائی اور ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اُسے لفافہ میں بند کر دیا۔ پھر کچھ لفافہ پر بھی ارقام فرمایا اور شیخ تیمور صاحب کو جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے یہ کہتے ہوئے دیا کہ اگر میری وفات ہو جائے تو اس میں جو کچھ لکھا ہے اُسکے مطابق عمل کیا جائے۔ اُن کی روایت ہے کہ اس لفافے پر لکھا تھا عَلیٰ اُسْوَۃِ اَبِی بَکرٍ جس کا نام اس لفافہ میں ہے اس کی بیعت کر و اور جب اسے کھول کر دیکھا گیا تو اسکے اندر لکھا تھا "محمود احمد"" (الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۱۴ء)

مندرجہ بالا امر منکرین خلافت کے امیر مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلّم ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں :۔

"۱۹۱۱ء میں جو وصیّت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ) نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے خاص معتبر کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔" (رسالہ حقیقتِ اختلاف ص۶۹)

مندرجہ بالا روایات سے یہ امر ثابت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منکشف کر دیا گیا تھا کہ آپ کے بعد خلافت کا عالی مقام "سیدنا محمود" ایدہ اللہ الودود کو ہی ملنے والا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی وصیّت میں آپ کا نام لکھا۔ بعد میں جب آپ کی طبیعت سنبھل گئی تو آپ نے یہ وصیّت لیکر پھاڑ دی۔ اس کے بعد آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی اتباع میں دوبارہ یہ وصیّت نہیں لکھی کیونکہ آپ کو اب یقین ہو گیا تھا کہ وصیت کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ یقیناً اپنے خاص تصرّف کے ساتھ سیدنا محمود کو مسندِ خلافت پر بٹھائیگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ تیرے باپ ابو بکرؓ کے حق میں وصیّت کر دوں پھر میں نے کہا کہ یَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ (صحیح بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ بھی انکار کریگا اور مومن بھی انکار کریں گے سوائے اس کے کہ ابو بکرؓ ہی خلیفہ بنے۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نہ صرف اس بات کا علم رکھتے تھے کہ آپ کے بعد سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود ہی مسندِ خلافت پر متمکن ہونگے بلکہ وہ آپکو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مطابق پسرِ موعود بھی یقین کرتے تھے اور اس پیشگوئی میں بیان ہونیوالے عالی مقام و مرتبہ کا مصداق سمجھتے تھے اور اس وجہ سے آپکو خاص ادب و احترام اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی رضؓ مصنّف قاعدہ یسّرنا القرآن نے آپکی خدمت میں عرض کیا کہ

"مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسرِ موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل رضؓ نے فرمایا ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم حضرت میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

حضرت پیر صاحب موصوف رضؓ نے یہی الفاظ لکھ کر حضرت خلیفہ اوّل کے حضور تصدیق کیلئے پیش کئے آپ نے اُن پر تحریر فرمایا کہ :۔

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمدؐ سے کہے ہیں۔ نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۳ء"

(دیکھیں رسالہ "پسرِ موعود" مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی ص۳۵)

رسالہ مذکورہ بالا یعنی رسالہ "پسر موعود" کے متعلق ضمناً یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ پہلا رسالہ ہے جس میں افرادِ جماعت میں سے ایک فرد نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے الفاظ سے استنباط کر کے پسرِ موعود کی تعیین کی ہے۔ اغلباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو الہامات میں اسی رسالہ بالکلام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کلام مدلّل تقریر با مضمون

کو ہی کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انگریزی الہام ہے :-

"A word and two girls"

اور پھر یہی الہام اُردو زبان میں بھی ہوا کہ :-

"ایک کلام اور دو لڑکیاں"

یاد رہے کہ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی رض کی نمایاں یادگاریں یہی تین چیزیں ہیں۔ ایک آپ کا کلام یعنی ایک مخصوص مدلّل رسالہ "پسرِ موعود" جس میں پسرِ موعود کی تعیین کی گئی ہے اور آپ کی دو لڑکیاں جن میں سے ایک حضرت سیّدہ اُمِّ داؤد زوجہ محترمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ تھیں۔

(۳) چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض کو اللہ تعالیٰ کے اعلام سے "سیّدنا محمود" ایدہ اللہ الودود کی آنیوالی خلافت کا یقین تھا اور اسی طرح سے آپ انہیں پیشگوئی مصلح موعود میں بیان ہونیوالے عالی مقام کا مصداق سمجھتے تھے اسلئے باوجود اس بات کے کہ آپ امامِ وقت اور خلیفۂ وقت تھے اور سیّدنا محمود کے واجب الاحترام استاد تھے آپ کے دل میں سیّدنا محمود کی محبّت موجزن تھی اور اس محبّت اور عزّت و احترام کا آپ اکثر مختلف مواقع پر اظہار کرتے رہتے تھے اور جماعت کو آپ کے مستقبل میں ظاہر ہونیوالے عالی مقام کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں "حیاتِ نور" مصنفہ مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربّی سلسلہ کے صفحہ ۵۹۱ تا ۵۹۳ سے بعض روایات نقل کی جاتی ہیں :-

(ا) محترم مولانا موصوف (مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا) ہی کا بیان ہے کہ :- جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے مکان کی بیٹھک میں بعد نمازِ فجر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رض کو روزانہ قرآن شریف کے دو تین رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے جن کو سُننے کے لئے کافی لوگ جمع ہو جایا کرتے تھے۔ عاجز بھی اُن دنوں مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور درس سُننے کے لئے جایا کرتا تھا۔ مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ جاتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رض جب آپ کو دیکھتے تو جس گدیلے پر آپ بیٹھے ہوتے اُس میں سے آدھا خالی کر کے فرماتے میاں آگے تشریف لائیے۔ اس پر حضرت میاں صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کے پاس بیٹھ جاتے۔ آپ کے دوسری طرف حضرت میاں بشیر احمد صاحب رض بیٹھا کرتے تھے۔

ایک دن جبکہ حضور سورہ نحل کا درس دے رہے تھے اور آیت لَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا کا درس تھا تو حضرت خلیفہ اوّل رض نے حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب سے کہا کہ میاں! مَیں آپ کا امتحان لینا چاہتا ہوں آپ اس آیت کا مطلب بتائیں۔ اس پر حضرت صاحبزادہ میاں صاحب نے آہستگی سے کچھ اس کی تشریح بیان فرمائی جسے سُن کر حضرت خلیفہ اوّل رض نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رض کی طرف مُنہ کر کے فرمایا کہ

میاں محمود احمد صاحب تو پاس ہو گئے اب آپ کا امتحان باقی ہے۔"

محترم مولانا ظہور حسین صاحب کا بیان ختم ہوا۔ اس موقعہ پر خاکسار (مولانا شیخ عبدالقادر صاحب۔ناقل) کو ایک بات یاد آئی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کئی مرتبہ اپنے خطبات میں بیان فرمایا ہے کہ بعض اوقات جب بیٹھے بیٹھے حضور کی طبیعت خراب ہو جاتی تو آپ فرماتے کہ اب احباب تشریف لے جائیں۔ اس پر اکثر احباب چلے جاتے مگر چند دوست پھر بھی بیٹھے رہتے۔ حضور فرماتے اب نمبردار بھی چلے جائیں۔ اس پر وہ لوگ بھی اُٹھ جاتے لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اُٹھنے لگتے تو حضور فرماتے میاں آپ مراد نہیں ہیں۔"

(ب) "مولانا موصوف (مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا) ہی کا بیان ہے کہ ایک دن جب حضور رضؓ (حضرت خلیفہ اوّل۔ناقل) درس دے چکے تو مجھے فرمایا کہ تم بیٹھے رہو۔ آپ نے ایک خط لکھا اور سادہ لفافہ میں ڈال کر فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب کو دے آؤ۔ میں نے وہ خط لے لیا۔ جب میں مسجد مبارک کے نیچے مسقّف حصہ پر پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں پڑھ تو لوں کہ کیا لکھا ہے؟ جب میں نے پڑھا تو میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت میاں صاحب کو اس طرح ادب و محبت سے مخاطب کیا ہوا تھا جس طرح کسی بڑے بزرگ کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ مجھے اُس وقت خیال آیا کہ اوہو! حضرت میاں صاحب کا اتنا بڑا مقام ہے۔ اُس خط کا یہ مضمون تھا کہ بازار میں بعض احمدیوں کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کر دے۔

اسی طرح لاہور کے ایک دوست شوق محمد صاحب عرائض نویس بیان کرتے ہیں کہ "۱۹۰۲ء میں میں قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ میں نے اپنے زمانۂ قیام دارالامان میں متعدد بار دیکھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچپن میں ہی چلتے وقت نہایت نیچی نظریں رکھا کرتے تھے اور چونکہ آپ کو آشوب چشم کا عارضہ عموماً رہتا تھا اس لئے کئی بار میں نے حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو خود اپنے ہاتھ سے آپ کی آنکھوں میں دوائی ڈالتے دیکھا۔ وہ دوائی ڈالتے وقت عموماً نہایت محبت اور شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا کرتے اور رخسار مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا کرتے "میاں! تو بڑا ہی میاں آدمی ہے اے مولا! اے میرے قادر مطلق مولا! اسکو زمانہ کا امام بنا دے!" بعض اوقات فرماتے "اسکو سارے جہان کا امام بنا دے!" مجھ کو حضور کا یہ فقرہ اسلئے چبھتا کہ آپ کسی اور کے لئے ایسی دعا نہیں کرتے صرف ان کے لئے کرتے ہیں۔ چونکہ طبیعت میں شوخی تھی اسلئے میں نے ایک روز کہہ ہی دیا کہ آپ میاں صاحب کے لئے اسقدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں کسی اور کیلئے اس قسم کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس پر حضور نے فرمایا اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں۔ میں یہ جواب سنکر خاموش ہو گیا۔"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۳۰ء)

ایسا ہی ایک غیر احمدی دوست سید صادق علی صاحب گیلانی ریلوے اسٹیشن پشاور شہر جو ۱۹۰۸ء سے لیکر ۱۹۱۱ء تک قادیان میں بغرض حصول تعلیم مقیم رہے، انہوں نے ایک دفعہ اُس زمانہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"ایک دن جب مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ) گھوڑی سے گرنے کی چوٹ کی وجہ سے علیل تھے مگر کسی قدر اچھی حالت میں تھے تو ایک چھوٹے سے غالیچہ پر ایک پتلی سی رضائی یا لوئی لیکر تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہاں سے اُٹھ کر اسی کمرے کی چٹائی پر ذرا دور جا بیٹھے، پتہ نہیں کس کام کیلئے وہاں گئے اور پھر وہیں چند منٹ بیٹھے رہے اور اُن کی سابقہ مسند خالی تھی اور وہ رضائی یا لوئی حلقہ باندھے مسند پر پڑی تھی جس طرح آدمی فرش پہ رضائی اوڑھ کر بیٹھا ہوا ہو اور پھر رضائی کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے تو رضائی یا لوئی کا مسند پر حلقہ سا بن جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے ابھی کوئی اُٹھ کر گیا ہے مولوی صاحب کی نشست گاہ اسی طرح خالی پڑی تھی اور مولوی صاحب خود ذرا فاصلہ پر تشریف فرما تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب سے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب آ گئے۔ تمام کمرہ میں صرف چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ صرف مولوی صاحب کی چھوٹے سے غالیچہ والی مسند تھی۔ مولوی صاحب نے میاں صاحب کو فرمایا کہ آپ وہاں میری جگہ پہ بیٹھ جائیں۔ اُس وقت میاں صاحب بالکل نوعمر تھے۔ آپ خاموش رہے اور پاسِ ادب کی وجہ سے مولوی صاحب کی نشست پر نہ بیٹھے۔ مولوی صاحب نے پھر فرمایا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ میاں وہاں بیٹھ جاؤ۔ پھر بھی میاں صاحب نے تامّل کیا۔ پھر مولوی صاحبؓ نے سہ بارہ فرمایا اور ساتھ ہی خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی کہا کہ میاں صاحب بیٹھ جاؤ۔ پھر میاں صاحب اُس مسند پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کے اس اصرار سے حاضرین پر خاص اثر ہوا اور انہوں نے یقین کر لیا کہ مولوی صاحب اُنہیں اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔" یہ واقعہ ۱۹۱۱ء کا ہے۔ (الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۸ء ص ۸)

مندرجہ بالا تمام روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اپنے شاگرد رشید سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود سے نہایت ہی شدید محبت رکھتے تھے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کا دل سے احترام کرتے، آپ کی تعلیم و تربیت میں پورے طور پر منہمک رہتے اور جماعت کو آپ کے مستقبل میں ملنے والے خداداد منصب کی قبولیت و عرفان کے لئے تیار کرتے رہتے تھے مگر افسوس صد افسوس کہ بعض لوگ اپنے دلوں کے زنگ کی وجہ سے اور روحانی نابینائی کی وجہ سے پسر موعود کی نورانی تجلّی کے عرفان سے محروم رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ خلافت کے دامن سے وابستہ رکھے۔ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمادے کہ ہم مصلحِ موعود کی نورانی کرنوں سے اپنے ظاہر و باطن کو منوّر کرتے رہیں، وما توفیقنا الّا باللہ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۰

بچوں کا صفحہ

خوش نصیبی کی انتہاء

بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت خوش نصیب بنایا ہے۔ اتنا خوش نصیب کہ آج دنیا بھر میں کسی بھی قوم کے بچے اتنے خوش نصیب نہیں ہیں۔ پہلی خوش نصیبی تو تمہاری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں احمدی ماں باپ کے گھر پیدا کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے ہم سب کے آقا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب اِس آخری زمانے میں تمہیں حقیقی مسلمان بننے کی توفیق دی۔ دوسری خوش نصیبی یہ ہے کہ اُس نے تمہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ مبارک میں پیدا کیا۔ حضور کا وجود بہت ہی مقدس و مبارک ہے اور اسی لئے حضور کا عہدِ خلافت بھی غیر معمولی برکتیں اور رحمتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بہت عظیم الشان فرزند کی بشارت دی تھی اور فرمایا تھا کہ وہ فرزند بڑا ہو کر جماعت کا خلیفہ بنے گا اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ مصلح موعود بھی ہوگا اور موعود خلیفہ بھی۔ یعنی وہ خدائی وعدہ کے مطابق دنیا والوں کی اصلاح کرے گا اور خدائی وعدہ کے مطابق ہی جماعت کا امام بھی بنے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہی عظیم الشان فرزند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے وجود میں بڑی بڑی آسمانی بشارتوں اور پیشگوئیوں کو پورا فرمایا ہے۔ حضور مصلح موعود بھی ہیں اور موعود خلیفہ بھی۔ حضور کے ذریعہ آج اسلام ساری دنیا میں پھیل رہا ہے اور بڑی شان سے پھیل رہا ہے۔ دنیا حضور کے کارناموں پر حیرت کا اظہار کر رہی ہے۔

ایسے عظیم الشان خلیفہ کا زمانہ پانا اور اُس کا پیرو ہونا بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔ دنیا بھر کے بچوں میں سے یہ خوش نصیبی آج صرف اور صرف تمہیں حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایسے عظیم الشان خلیفہ کے عہد میں پیدا کر کے تمہیں یہ خوش نصیبی خود عطا فرمائی ہے۔ یہ اتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اِسے خوش نصیبی کی انتہا کہہ سکتے ہیں۔ جب خدا نے تمہیں یہ خوش نصیبی عطا کی ہے تو تمہارا یہ فرض ہے کہ تم اپنی اِس خوش نصیبی پر خدا کا شکر ادا کرو اور ادا کرتے ہی چلے جاؤ۔

شکر ادا کرنے کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم زبان اور دل سے خدا تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کیا کرو۔ اُس کی تعریف اور بڑائی بیان کرنے کی عادت ڈالو۔ شکر ادا کرنے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ حضرت

خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ایسی محبت کرو کہ دنیا میں زندہ انسانوں میں سے اور کسی انسان سے تمہیں ایسی محبت نہ ہو حضور کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرو۔ جن باتوں سے حضور نے منع کیا ہے اُن کے قریب بھی نہ جاؤ اور جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اُنہیں خوشی خوشی بجا لاؤ۔ پھر حضور کی صحت کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں مانگو تا کہ حضور کا بابرکت سایہ لمبے عرصہ تک ہمارے سروں پر قائم رہے۔

تم صحیح معنوں میں خوش نصیب تبھی کہلاؤ گے کہ دین کے خادم بنو۔ اگر تم دین کے خادم بنو گے تو خدا تمہیں اپنی برکتوں سے اِس قدر نوازے گا کہ دنیا تم پر رشک کرے گی۔ اے خوش نصیبو! اپنی اِس خوش نصیبی کی قدر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مبارک عہد میں پیدا کیا ہے۔ قدر یہی ہے کہ ایسے نیک بنو ایسے نیک بنو کہ لوگ تمہیں دیکھ کر کہیں کہ واقعی نیکی اور شرافت اور دین کی خدمت میں احمدی بچوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

خدا تعالیٰ تمہیں اِس کی توفیق دے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسیح پاکؑ کا لختِ جگر

(سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

تُو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا　　دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا، صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری　　مَیں جاؤں تیرے واری کر تُو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا　　دے اِس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دن ہوں مُرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(دُرِّ ثمین)

اہم مرکزی اعلانات

اجتماع انصاراللہ مرکزیہ کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں

زعماء انصاراللہ سے ایک ضروری گزارش

الحمدللہ کہ سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ کے مبارک ایّام قریب آرہے ہیں۔ امسال اس خالص دینی و تربیتی مرکزی اجتماع کے انعقاد کیلئے ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۶۴ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اِن تاریخوں میں ہمارا یہ سواں سالانہ اجتماع انشاءاللہ العزیز ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس میں شمولیت خدا کے فضل سے انصاراللہ کے لئے تزکیۂ نفوس اور تطہیرِ قلوب کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب ہوتی ہے اور اس میں شامل ہونیوالے خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت سعادتِ عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی عظیم الشان برکات کا اندازہ اِس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نوجوانانِ جماعت بھی اسمیں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انصاراللہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ روحانی تربیت کے اِس انمول موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے اِس مرکزی اجتماع میں شریک ہوں۔ آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ :-

۱۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجاویز اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ بیس ستمبر تک مطلع فرماویں تاکہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر سکے اور شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر کے تمام مجالس کو غور کرنے کے لئے شوریٰ سے کافی عرصہ قبل بھجوایا جا سکے۔ ایسی تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

۲۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے صدرِ مجلس کا انتخاب ہوگا لہذا آپ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد صدارت کے لئے ایک نام مرکز میں بھجوا دیں۔ نام بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

۳۔ آپ کی مجلس کی طرف سے مجلسِ شوریٰ انصاراللہ میں شرکت کے لئے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور ناظم / ناظم اعلیٰ / زعیم / زعیم اعلیٰ بحیثیتِ عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ ازراہِ کرم جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔ والسلام

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ اگست ۱۹۶۴ء

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۴ء کو کتاب "ضرورت الامام" اور ترجمہ نماز و دس شرائط بیعت کا اراکین انصار اللہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر دارالصدر ربوہ اول اور مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب دارالرحمت دہلی دوم رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معیار اول

نمبر شمار	نام مجلس	نام امتحان دہندگان	درجہ
۱	کوئٹہ	عبدالقیوم صاحب	اول
۲	"	محمد حیات چوہدری	دوم
۳	"	محمد احمد صاحب فاضل	اول
۴	"	ملک محمد اقبال صاحب	دوم
۵	"	نواب الدین صاحب	اول
۶	"	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	"
۷	"	فیض الحق صاحب	"
۸	"	محمد عبدالحق صاحب	"
۹	"	شیخ محمد حنیف صاحب	"
۱۰	"	" بشیر احمد صاحب	سوم
۱۱	"	ملک غلام حسین صاحب	"
۱۲	"	محمد اسحٰق صاحب عابد	اول
۱۳	"	محمد عیسےٰ خان صاحب	"
۱۴	"	محمد نقیب صاحب عارف	"
۱۵	"	جمعدار علی محمد صاحب	سوم
۱۶	"	سید عبدالرشید صاحب	اول
۱۷	"	جمعدار سردار خان صاحب	"
۱۸	"	صوبیدار محمد شریف صاحب	"
۱۹	شیخوپورہ	نقیر محمد صاحب	"
۲۰	"	گلزار احمد صاحب	"
۲۱	شیخوپورہ	ٹھیکیدار احمد صادق صاحب	سوم
۲۲	"	شیخ گلزار احمد صاحب	اول
۲۳	"	"	"
۲۴	سکھر	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	"
۲۵	"	صوفی محمد رفیع صاحب	"
۲۶	"	محمد حنیف الرحمٰن صاحب	سوم
۲۷	محمود آباد جہلم	غلام مصطفےٰ صاحب	اول
۲۸	"	مستری محمد شریف صاحب	"
۲۹	"	عبدالستار صاحب	"
۳۰	"	ملک محمد شریف صاحب	"
۳۱	"	محمد الدین صاحب پنشنر	"
۳۲	"	فضل احمد صاحب	"
۳۳	گوجرانوالہ	خورشید احمد صاحب	دوم
۳۴	"	محمد شفیع صاحب	اول
۳۵	"	ماسٹر یعقوب صاحب	"
۳۶	"	محمد اکبر صاحب	"
۳۷	"	اقبال محمد صاحب	"
۳۷ الف	"	محمد بشیر صاحب چغتائی	"
۳۸	کراچی	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	"
۳۹	"	سردار احمد صاحب	"
۳۹ الف	"	حبیب بخش صاحب	"

نمبر شمار	نام مجلس	نام امتحان دہندگان	درجہ
۴۰	کراچی	چوہدری احمد مختار صاحب	اول
۴۱	"	بشیر احمد صاحب	"
۴۲	"	صوفی عبد الرحمٰن صاحب	دوم
۴۳	"	رفیع الزمان صاحب	اول
۴۴	"	محمد عبد اللہ صاحب مہر	"
۴۵	"	محمد شفیع صاحب	"
۴۶	"	ملک نصیر احمد صاحب	"
۴۷		حاجی عبد الرحیم صاحب	"
۴۸	"	صدر الدین صاحب	سوم
۴۸ الف	"	ولی الدین صاحب صدیقی	دوم
۴۹	"	چوہدری سلطان محمود صاحب	اول
۵۰	"	آفتاب احمد صاحب بسمل	"
۵۱	"	عبد المجید صاحب طالب	"
۵۲	"	سید محمد یوسف شاہ صاحب	"
۵۳	"	چوہدری عزیز اللہ صاحب	"
۵۴	خانیوال	اللہ دتہ صاحب	سوم
۵۵	"	محمد عبد اللہ صاحب	اول
۵۶	"	حکیم انوار حسین صاحب	"
۵۷	نارنگ منڈی	محمد ابراہیم صاحب	سوم
۵۸	"	مسعود الرحمٰن صاحب	"
۵۹	جہلم شہر	مولوی عبد الکریم صاحب	اول
۶۰	"	مولوی عبد العزیز صاحب	"
۶۱	"	خداداد محمد ابراہیم صاحب	"
۶۲	"	حکیم محمد عبد اللہ صاحب	"
۶۳	مستونگ	ملک برکت اللہ صاحب	"
۶۴	گولیکی ضلع گجرات	پیرزادہ فیض عالم صاحب	"
۶۵	"	پیر محمد اکبر صاحب	"
۶۶	"	ماسٹر اللہ دتہ صاحب	"
۶۷	"	پیرزادہ محمد اکبر شاہ	"

نمبر شمار	نام مجلس	نام امتحان دہندگان	درجہ
۶۸	گولیکی ضلع گجرات	خوشی محمد صاحب	اول
۶۹	مسلم گنج لاہور	عبد الحکیم صاحب	"
۷۰	"	غلام محمد صاحب پرویز	"
۷۱	"	حیات محمد صاحب	"
۷۲	"	غلام رسول چوہدری	"
۷۳	"	ملک مظفر احمد صاحب	"
۷۴	سیالکوٹ شہر	محمد اقبال صاحب	"
۷۵	"	چوہدری اللہ دتہ صاحب	"
۷۶	راولپنڈی	قریشی نثار احمد صاحب	"
۷۷	"	ملک محمد شریف صاحب	"
۷۸	"	عبد الستار صاحب	"
۷۹	"	فتح محمد صاحب قریشی	"
۸۰	"	سید بشیر احمد صاحب	"
۸۱	"	حافظ مبین الحق صاحب	"
۸۲	"	قاضی نذیر احمد صاحب	"
۸۳	"	فضل احمد صاحب	"
۸۴	"	بشیر احمد صاحب	"
۸۵	"	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب	"
۸۶	"	چوہدری عبد اللہ صاحب	"
۸۷	جڑانوالہ	عطا محمد صاحب	"
۸۸	چک ۹۹ ش	شیر محمد صاحب	"
۸۹	"	غلام رسول صاحب	"
۹۰	آنبہ کرم پور	حکیم عبد الرحمٰن صاحب	"
۹۱	"	عبد الحق صاحب	"
۹۲	"	محمد موسیٰ صاحب	"
۹۳	"	سید لال شاہ صاحب	"
۹۴	ننکانہ صاحب	چوہدری برکت علی صاحب	"
۹۵	"	ڈاکٹر حاجی عبد الرحمٰن صاحب	"
۹۶	"	غلام جیلانی صاحب	"

۹۹	کریم نگر فارم	منشی سلطان علی صاحب	اول
۱۰۰	منٹگمری	ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	"
۱۰۱	"	عبدالحق صاحب	سوم
۱۰۲	"	علی محمد صاحب	اوّل
۱۰۳	"	محمد اسحٰق صاحب	"
۱۰۴	دارالیمن ربوہ	محمد حسین صاحب	"
۱۰۵	"	فیروز الدین صاحب	"
۱۰۶	"	عبدالرحمٰن صاحب	"
۱۰۷	"	ماسٹر شیر علی صاحب	"
۱۰۸	"	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۱۰۹	"	محمد شفیع صاحب	"
۱۱۰	"	بشیر احمد صاحب	"
۱۱۱	دوالمیال	عبدالغنی صاحب	دوم
۱۱۲	"	منشی مولابخش صاحب	اول
۱۱۳	"	علی حیدر صاحب	"
۱۱۴	"	قاضی عبدالرحمٰن صاحب	"
۱۱۵	پشاور	میاں عبدالرشید صاحب	"
۱۱۶	"	مرزا بشیر احمد صاحب	"
۱۱۷	"	خلیل الرحمٰن صاحب	"
۱۱۸	"	خواجہ محمد شریف صاحب	"
۱۱۹	"	چوہدری رکن الدین صاحب	"
۱۲۰	"	مرزا نصیر احمد صاحب	"
۱۲۱	"	مولابخش صاحب	"
۱۲۲	"	مرزا عبدالمجید صاحب	"
۱۲۳	"	عبدالکریم صاحب	"
۱۲۴	"	محمد الطاف صاحب	"
۱۲۵	گھوگھیاٹ	قاضی کمال الدین صاحب	"
۱۲۶	"	بشیر احمد صاحب	"
۱۲۷	گھسیٹ پورہ	مولوی خدابخش صاحب	سوم
۱۲۸	"	محمد شفیع صاحب	اوّل

۱۲۹	گھسیٹ پورہ	ماسٹر عبدالحمید صاحب	سوم
۱۳۰	"	عبدالرحیم صاحب	"
۱۳۱	"	محمد خورشید احمد صاحب	اول
۱۳۲	"	رحمت اللہ صاحب	"
۱۳۳	دارالصدر جنوبی	محمد اسمٰعیل صاحب معتبر	"
۱۳۴	دارالبرکات	امام علی صاحب	"
۱۳۵	"	محمد صادق صاحب	"
۱۳۶	"	غلام حیدر صاحب	دوم
۱۳۷	"	ضیاء الدین صاحب	اوّل
۱۳۸	"	نصراللہ خان صاحب	"
۱۳۹	"	محمد حسین صاحب	دوم
۱۴۰	دارالنصر شرقی	سردار احمد صاحب	اول
۱۴۱	"	محمد علی صاحب	"
۱۴۲	"	بشیر احمد صاحب	"
۱۴۳	"	عبدالرحمٰن صاحب شاکر	"
۱۴۴	دارالرحمت غربی	حاجی محمد فاضل صاحب	اول
۱۴۵	"	ثناء اللہ صاحب زرگر	"
۱۴۶	"	حکیم فضل الٰہی صاحب	"
۱۴۷	"	محمد تقی صاحب	"
۱۴۸	"	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	"
۱۴۹	"	محمد اقبال صاحب	"
۱۵۰	"	ڈاکٹر فرزند علی صاحب	"
۱۵۲	دارالرحمت غربی	کیپٹن محمد سعید صاحب	"
۱۵۳	"	محمود احمد صاحب	"
۱۵۴	"	صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	"
۱۵۵	"	" عطا محمد صاحب قریشی	"
۱۵۶	دارالصدر شرقی	حاکم علی صاحب	"
۱۵۷	"	محمد الدین صاحب	دوم
۱۵۸	"	مرزا فتح الدین صاحب	اوّل
۱۵۹	"	نور احمد صاحب	"

۱۶۰ دارالصدر شرقی خواجہ عبیداللہ صاحب اول
۱۶۱ " صوفی رمضان علی صاحب "
۱۶۲ دارالنصر غربی حکیم نذیر احمد صاحب "
۱۶۳ " مستری غلام قادر صاحب دوم
۱۶۴ دارالرحمت شرقی عبدالمومن صاحب کالو گڑھی عبدالمجید خان صاحب اول
۱۶۵ " بٹلی عطاء الرحمن صاحب "
۱۶۶ " " ماسٹر عبدالکریم صاحب "
۱۶۷ " " منشی عبدالرحیم صاحب شرما "
۱۶۸ " " قریشی محمد عبداللہ صاحب "
۱۶۹ " " محمد شفیع صاحب "
۱۷۰ " " قریشی عطاء اللہ صاحب "
۱۷۱ " شرقی مرزا برکت علی صاحب "
۱۷۱ الف گولبازار محمد شفیع صاحب قریشی دوم
۱۷۲ دارالصدر غربی محمد ابراہیم صاحب ناصر اول
۱۷۳ " چوہدری اللہ بخش صاحب "
۱۷۴ " محفوظ الرحمن صاحب "
۱۷۵ " طیب احمد صاحب باجوہ "
۱۷۶ " ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب "
۱۷۷ احمد نگر محمد حسین صاحب بٹ دوم
۱۷۸ " فرمان علی صاحب اول
۱۷۹ " عبدالرحمن صاحب اتالیق "
۱۸۰ سمبڑیال محمد امین صاحب "
۱۸۱ " سراج الدین صاحب "
۱۸۲ نائل پور چوہدری ظفر اللہ صاحب "
۱۸۳ " سید عطاء حسین شاہ صاحب "
۱۸۴ " چوہدری غلام جیلانی صاحب "
۱۸۵ " شیخ عبدالعزیز صاحب "
۱۸۶ " ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب "
۱۸۷ " صوفی طالب حسین صاحب "

۱۸۸ لائل پور شیخ عبدالقیوم صاحب اول
۱۸۹ " چوہدری فضل کریم صاحب "
۱۹۰ " " سید شریف صاحب "
۱۹۱ " محمد عیسےٰ خان صاحب "
۱۹۲ " عبدالرحمن صاحب "
۱۹۲ الف " دوست محمد صاحب "
۱۹۳ سول لائن لاہور سربلند صاحب "
۱۹۴ " حکیم جان محمد صاحب دوم
۱۹۵ " چوہدری عنایت اللہ صاحب "
۱۹۶ " ڈاکٹر عبدالواحد خان صاحب اول
۱۹۸ گنری چوہدری فضل دین صاحب "
۱۹۹ نیکڑی ایریا وینہ عبدالغنی صاحب "
۲۰۰ " محمد علی خان صاحب "
۲۰۱ " بشارت احمد صاحب "
۲۰۲ " سید احمد صاحب عالمگیر "
۲۰۳ " مرزا محمد یعقوب صاحب "
۲۰۴ " سید عبدالمنان صاحب "
۲۰۵ " محمود مقان صاحب "
۲۰۶ " محمد شریف صاحب "
۲۰۸ جھنگ صدر سردار محمد صاحب سوم
۲۰۹ " غلام محمد صاحب اول
۲۱۰ " محمد بخش صاحب "
۲۱۱ " سراج الدین صاحب "
۲۱۲ " محمد صدیق صاحب خادم "
۲۱۳ " علی محمد صاحب "
۲۱۴ حیدرآباد بابو عبدالغفار صاحب سوم
۲۱۵ " عبدالباسط صاحب صدیقی "
۲۱۶ " مرزا اعظم صاحب دوم
۲۱۷ " بشیر احمد شاہ صاحب اول

معیار دوم

۱- گنری چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب اول
۲ " عبدالعزیز صاحب "
۳ " اکبر علی صاحب "
۴ " اللہ بخش صاحب "
۵ " حاجی محمد انور صاحب دوم
۶ " چوہدری محمد علی صاحب اول
۷ " سید بشیر حسین شاہ صاحب "
۸ " ماسٹر فضل کریم صاحب "
۹ مولوی رحمت اللہ صاحب "
۱۰ احمد نگر میاں ناظر الدین صاحب سوم
۱۱ " محمد ظہور خان صاحب "
۱۲ " مستری رحمت علی صاحب دوم
۱۳ " محمد ابراہیم صاحب نمبردار سوم
۱۴ " میاں علم الدین صاحب سوم
۱۵ " مہر اسمٰعیل صاحب "
۱۶ " اسرار خان صاحب "
۱۷ دوالمیال ملک احمد خان راقم صاحب اول
۱۸ " حاجی عبداللہ خان صاحب دوم
۱۹ " ملک مہر محمد صاحب سوم
۲۰ " صوبیدار محمد خان صاحب دوم
۲۱ " " ملک عباس خان صاحب سوم
۲۲ " مستری غلام محمد صاحب اول
۲۳ " کیپٹن شیر زمان صاحب دوم
۲۴ " امیر علی صاحب "
۲۵ " عبدالرحمن صاحب سوم
۲۶ " احمد خان صاحب دکاندار "

ضیاء الاسلام پریس ربوہ

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان وعدہ اور اس کا مہتم بالشان ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ھیں :-

'' قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے الحمدللہ الذی جعل لکم الصھر والنسب
ترجمہ : وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے ۔ اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دھلی ہے . . . اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ھی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر تعلقات قرابت اور رشتہ کے دھلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہوگئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاھیر اکابر سادات دھلی میں سے ہے ...یہ خاندان اپنی ذاتی خوبیوں اور نجابتوں کی وجہ سے اور نیز خواجہ میر درد کی دختر زادگان ہونے کے باعث سے ایسی عظمت کی نگاہ سے دھلی میں دیکھا جاتا تھا کہ گویا دھلی سے مراد انہی عزیزوں کا وجود تھا ۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا ۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے ۔ یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے ۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے ،،

(تریاق القلوب)

ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔